عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۰ | ۱۳ تا ۱۹ رجمادی الثانی ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ مئی ۲۰۱۱ء | شمارہ: ۱۹

ختم نبوت کانفرنس کراچی
مکمل رپورٹ

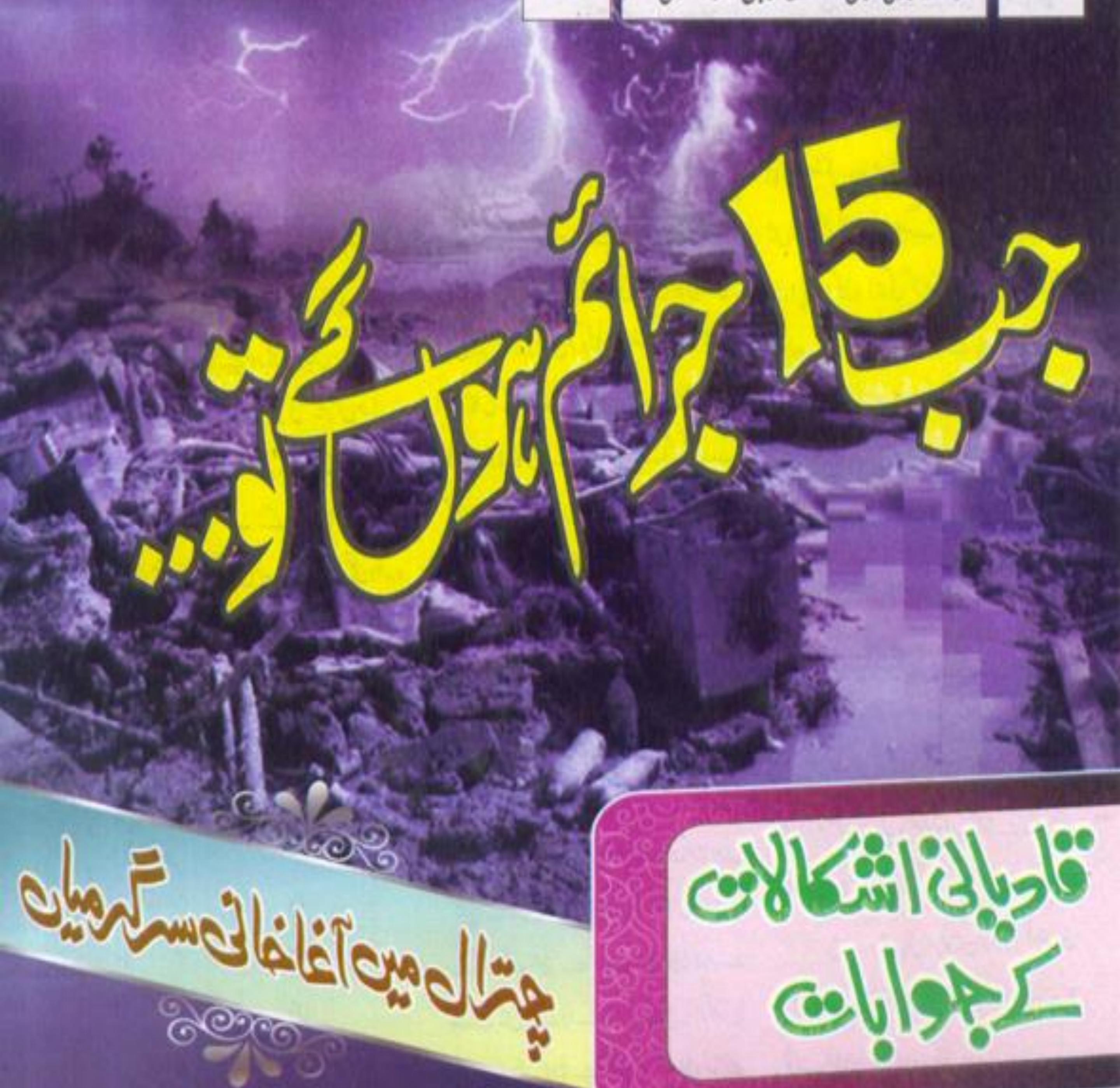

جب 15 جرائم ہوں گے تو...

قادیانی اشکالات کے جوابات

چترال میں آغاخانی سرگرمیاں

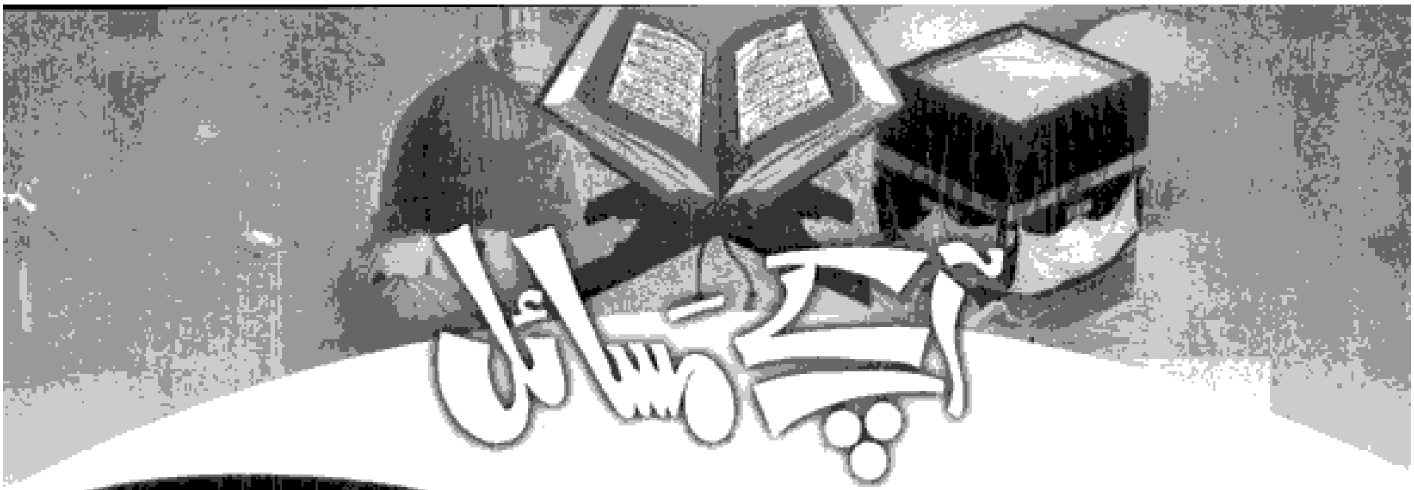

مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ

حق وراثت

عرفان عباسی، کراچی

س:...... وراثت کے حوالے سے ایک مسئلہ کا حل درکار ہے، جب میرے والد مرحوم کا انتقال ہوا تو میں اور میری سگی بہن کے علاوہ میری سوتیلی والدہ اور ان کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں حیات تھیں، ابھی حال ہی میں جبکہ والد مرحوم کی ایک جائیداد فروخت کی گئی ہے تو میں اور میری مرحومہ سگی بہن کے شوہر دو بیٹے اور ایک بیٹی اور میری مرحومہ سوتیلی والدہ کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں حیات ہیں، ارشاد فرمائیں کہ جائیداد کی رقم کی تقسیم کس حساب سے ہوگی؟ امید ہے کہ مشکور فرمائیں گے۔

ج:...... آپ کے والد ماجد کی کل جائیداد میں سے آٹھواں حصہ آپ کی سوتیلی والدہ اور مرحوم کی بیوہ کو ملے گا اور باقی میں سے ہر بیٹے کو دوہرا اور بیٹی کو اکہرا حصہ ملے گا، گویا والد کی جائیداد کے ۸۰ حصے ہوں گے، تقسیم کا نقشہ حسب ذیل ہوگا:

۸۰ حصے

بیوہ	بیٹا	بیٹا	بیٹا
۱۰	۱۴	۱۴	۱۴
بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی
۷	۷	۷	۷

گواہوں کے بغیر نکاح

ایکس، وائی، زیڈ، کراچی

س:...... ایک شخص نے بغیر گواہ اور وکیل کے نکاح کرلیا، انہوں نے قرآن اور اللہ کو سامنے رکھ کر یہ نکاح کیا، جبکہ ان کا کہنا ہے کہ نکاح کے لئے ضروری نہیں کہ کوئی گواہ یا وکیل ہو اور اللہ اور قرآن ہی سب سے بڑا گواہ اور وکیل ہے، سوال یہ ہے کہ کیا یہ نکاح درست ہے؟

ج:...... اگر زوجین یعنی میاں بیوی مجلس نکاح میں موجود ہوں تو وکیل کی ضرورت تو نہیں البتہ نکاح کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کا گواہ ہونا نکاح کے لئے شرط ہے۔ اگر کسی نے گواہوں کے بغیر نکاح کیا تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوگا، قرآن کو گواہ بنانا ناجائز اور حرام ہے۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمارا نکاح ہوگیا ہے وہ زناکاری کے مرتکب ہوں گے۔

رسم ورواج کی جکڑ بندیاں

علی احمد، بلوچستان

س:...... میں سرکاری ملازمت کرتا ہوں لیکن اب تک میری شادی نہیں ہوئی، اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے جہیز سے نفرت ہے جبکہ ہمارے علاقے میں لڑکے والے جہیز دیتے ہیں، جو تقریباً ایک لاکھ تک ہوتا ہے، جبکہ میری مالی حالت درست نہیں ہے، اس بارے میں کیا حکم ہے؟

ج:...... شریعت نے نکاح کو آسان بنایا تھا اور زنا کو مشکل، مگر افسوس کہ اب لوگوں نے رسم ورواج کی جکڑ بندیوں میں اپنے آپ کو جکڑ کر نکاح کو مشکل بنادیا ہے۔ آپ کسی دوسری برادری میں نکاح کرلیں اور مناسب حق مہر کا انتظام کرلیں اور اپنی پاکیزہ زندگی گزاریں، دیکھا جائے تو موجودہ دور میں اکثر و بیشتر بے راہ رویوں اور زناکاریوں کا سبب یہی رسم ورواج ہے، کیونکہ جب کسی کے پاس اتنی رقم نہ ہوگی تو وہ نکاح کے بجائے غلط کاری کی راہ اختیار کرے گا۔

تلاوت قرآن کا ایصال ثواب

سید ارشاد حسین، کراچی

س:...... کیا فوت شدہ لوگوں کے بخشنے کے لئے تلاوت قرآن کی جاسکتی ہے یا نہیں؟ نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ثواب بھجوانے کے لئے تلاوت کرنا کیسا ہے؟

ج:...... جی ہاں مرحومین کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قرآن کریم کی تلاوت کا ثواب بخشا اور ہدیہ کیا جاسکتا ہے۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
انٹرنیشنل

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۳۰ — ۱۳ تا ۱۹ / جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ / مئی ۲۰۱۱ء — شمارہ: ۱۹

اس شمارے میں!

مغرب پر واضح کر دیا جائے کہ.....	۵	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
جب پندرہ جرائم ہوں گے تو...؟	۷	مولانا فضل محمد یوسف زئی
قادیانی اشکالات کے جوابات	۱۱	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
چترال میں آغاخانی سرگرمیاں	۱۵	محمد عثمان الدین چترالی
دین دشمن قوتوں کا آلۂ کار (۲)	۱۷	محمد عبداللہ بن عباس
فتنہ گوہر شاہی اور انجمن سرفروشان اسلام	۲۰	محمد شعیب
کراچی ختم نبوت کانفرنس کی مکمل رپورٹ	۲۲	مولانا توصیف احمد

سرپرست
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے
چیک- ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

جنت کے مناظر

اہلِ جنت بھی ہمیشہ رہیں گے اور اہلِ جہنم بھی

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کریں گے، پھر رَبّ العالمین ان پر تجلی فرمائیں گے (جیسا ظہور اس کی شان کے لائق ہے) اور کہیں گے کہ ہر انسان اس چیز کے پیچھے جائے جس کی وہ عبادت کیا کرتا تھا۔ چنانچہ صلیب پرستوں کے سامنے صلیب نمایاں ہوگی، تصویروں کے پجاریوں کے سامنے تصویریں آ کھڑی ہوں گی، آتش پرستوں کے سامنے آگ ظاہر ہوگی، پس جو جو لوگ جس جس چیز کی عبادت کیا کرتے تھے وہ اس چیز کے پیچھے چل پڑیں گے، اور مسلمان کھڑے رہ جائیں گے، پس رَبّ العالمین ان پر تجلی فرمائیں گے اور ان سے کہیں گے کہ: تم اور لوگوں کے ساتھ کیوں نہیں جاتے؟ (مگر یہ تجلی معبودانہ انداز میں نہ ہوگی اس لئے مسلمان اسے پہچان نہ سکیں گے، اور) وہ کہیں گے کہ: ہم تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں! ہم تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں! ہم تو اسی جگہ ٹھہریں گے جب تک کہ اپنے رَبّ کو نہیں دیکھ لیتے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو حکم فرمائیں گے اور ان کو ثابت قدم رہنے کی تاکید فرمائیں گے، پھر ان سے چھپ جائیں گے۔ پھر دوبارہ ان پر تجلی فرمائیں گے اور کہیں گے کہ تم اور لوگوں کے ساتھ کیوں نہیں جاتے؟ (چونکہ اس بار کی تجلی بھی غیر معبودانہ انداز میں ہوگی اس لئے مسلمان پہچان نہیں سکیں گے اور) وہ کہیں گے کہ: تجھ سے اللہ کی پناہ! تجھ سے اللہ کی پناہ! ہم تو یہیں ٹھہریں گے یہاں تک کہ ہم اپنے رَبّ کو دیکھ لیں۔ اور وہ ان کو حکم فرمائیں گے اور ان کو ثابت قدم رہنے کی تاکید فرمائیں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم اللہ رَبّ العزت جل شانہٗ کی زیارت کریں گے؟ فرمایا: اور کیا! تم چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ نہیں! فرمایا: پھر تم اس وقت حق تعالیٰ شانہٗ کے دیکھنے میں بھی شک نہیں کروگے۔ پھر (دُوسری مرتبہ کی تجلی کے بعد حق تعالیٰ شانہٗ) ان سے چھپ جائیں گے، پھر (تیسری مرتبہ) ان پر تجلی فرمائیں گے، پس ان کو اپنی پہچان کرادیں گے (یعنی اس بار تجلی معبود انداز میں ہوگی، جس سے وہ اللہ تعالیٰ کو پہچان لیں گے)۔ پھر فرمائیں گے: میں تمہارا رَبّ ہوں! پس میری پیروی کرو۔ اور (جہنم کی پشت پر) پل صراط رکھا جائے گا، پس لوگ اس پر عمدہ تیز رو گھوڑے اور اُونٹ کی رفتار سے گزریں گے (یعنی لوگوں کی رفتار ان کے اعمال کے مطابق تیز اور سست ہوگی، جیسا کہ دُوسری احادیث میں تفصیل ہے) اور پل صراط پر ان کا قول "سَلِّمْ! سَلِّمْ!" ہوگا، (اور دُوسری احادیث میں ہے کہ اس دن سوائے انبیاء علیہم السلام کے کوئی کلام نہیں کرے گا، اور انبیائے کرام علیہم السلام کا قول "رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ!" ہوگا، یعنی اے رَبّ! سلامت رکھ! سلامت رکھ)۔

اور اہلِ دوزخ باقی رہ جائیں گے، پس اہلِ دوزخ میں سے دوزخ کے اندر ایک فوج کو ڈال کر دوزخ سے پوچھا جائے گا کہ: کیا تو بھر بھی گئی یا نہیں؟ اور وہ "ھَلْ مِنْ مَّزِیْد؟" پکارے گی، یعنی کچھ اور ہے تو لاؤ! پھر ایک فوج کو ڈال کر پوچھا جائے گا کہ: تو بھر بھی گئی یا نہیں؟ اور وہ بدستور "ھَلْ مِنْ مَّزِیْد؟" پکارتی رہے گی، یہاں تک کہ جب تمام دوزخی دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے (اس کے باوجود اس کا "ھَلْ مِنْ مَّزِیْد؟" کا مطالبہ بند نہیں ہوگا) تو رحمن اس میں اپنا قدم رکھے گا (اور اس قدم رکھنے کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے) اور جہنم کے بعض حصے بعض کی طرف سمٹ جائیں گے، پھر فرمائے گا: بس کر! وہ بس بس کہنے لگے گی۔ پھر جب اللہ تعالیٰ اہلِ جنت کو جنت میں اور اہلِ دوزخ کو دوزخ میں داخل کریں گے (اور دوزخ میں کوئی شخص ایسا نہیں رہے گا جس کو وہاں سے نکال کر جنت میں داخل کرنا منظور ہو صرف کافر ہی دوزخ میں رہ جائیں گے) تو موت کو گھسیٹتے ہوئے لایا جائے گا، اور اس دیوار پر جو اہلِ جنت اور اہلِ دوزخ کے درمیان ہے، اس کو کھڑا کیا جائے گا، پھر اہلِ جنت کو آواز دی جائے گی تو وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے، پھر

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

اہلِ دوزخ کو آواز دی جائے گی تو وہ خوش ہوکر شفاعت کی اُمید کرتے ہوئے جھانکیں گے، پھر اہلِ جنت اور اہلِ دوزخ سے کہا جائے گا کہ: کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟ دونوں فریق کہیں گے کہ: جی ہاں! ہم اسے پہچانتے ہیں، یہ وہی موت ہے جو ہم پر مسلط تھی۔ پس اس کو لٹا کر اس دیوار پر ذبح کردیا جائے گا۔ پھر اعلان ہوگا کہ اے اہلِ جنت! تمہیں ہمیشہ رہنا ہے اب کبھی موت نہیں آئے گی، اور اے اہلِ دوزخ! تمہیں ہمیشہ رہنا ہے اب کبھی موت نہیں ہوگی۔" (ترمذی ج:۲ ص:۷۹)

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: جب قیامت کا دن ہوگا تو موت کو سفید و سیاہ مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا، پس جنت و دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا اور لوگوں کی آنکھوں کے سامنے اس کو ذبح کردیا جائے گا، پس اگر کوئی خوشی سے مرسکتا تو اہلِ جنت (اس منظر کو دیکھ کر خوشی سے) مرجاتے، اور اگر کوئی غم کی وجہ سے مرسکتا تو اہلِ دوزخ (اس منظر کو دیکھ کر) مرجاتے۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۷۹)

مصنف (امام ترمذی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث ایسی مروی ہیں جن میں دیدارِ الٰہی کا ذکر ہے کہ لوگ قیامت کے دن اپنے رَبّ کی زیارت کریں گے، اور بہت سی اَحادیث میں قدم اور اس قسم کی اور اشیاء کا ذکر ہے۔ اہلِ علم ائمہ دین مثلاً: سفیان ثوری، مالک بن انس، سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن المبارک اور وکیع وغیرہ رحمہم اللہ کا مذہب ان اُمور میں یہ ہے کہ وہ ان اشیاء کو روایت کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ: یہ احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں، ہم ان پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی کیفیت کے درپے نہیں ہوتے۔ اسی مسلک کو محدثین نے اختیار کیا ہے کہ وہ ان اشیاء کو من و عن نقل کرتے ہیں اور ان پر ایمان لایا جاتا ہے اور ان کی تشریح و تفسیر نہیں کی جاتی، ان کی کیفیت کا تصور نہیں کیا جاتا، نہ اس کی تفتیش کی جاتی ہے، اور اہلِ علم نے اسی مسلک کو اختیار کیا ہے۔ اور یہ جو فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ ان کو اپنی پہچان کرائیں گے، اس کا مطلب یہ ہے کہ ان پر (ایسی) تجلی فرمائیں گے (جس کی پہچان ان کو حاصل ہو)۔"

اداریہ

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

مغرب پر واضح کردیا جائے کہ

قانون ناموس رسالت ناقابل تغیر و تبدیل ہے!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

امریکی ایوان نمائندگان میں ناموس رسالت کے پاکستانی قانون سے متعلق ایک قرارداد پیش کی گئی ہے۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ اقوام متحدہ اور اوباما انتظامیہ اس قانون کے خاتمہ کے لئے پاکستانی حکومت پر دباؤ ڈالے۔ یہ قرارداد کانگریس کے رکن ٹرینٹ فرانکس نے دیگر آٹھ ارکان کے ساتھ مل کر پیش کی۔ جس میں پاکستانی کابینہ کے واحد مسیحی وزیر شہباز بھٹی اور سابق گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے قتل پر دکھ کا اظہار بھی کیا گیا ہے۔ قرارداد میں بالخصوص مذہبی آزادی پر زور دیا گیا ہے۔ قرارداد کے متن کے مطابق سلمان تاثیر اور شہباز بھٹی نے گزشتہ برس نومبر میں مسیحی خاتون آسیہ ملعونہ کے لئے سنائے گئے سزائے موت کے فیصلے کی کھل کر مخالفت کی۔ ساتھ ہی بانی پاکستان محمد علی جناح کی اس تقریر کا حوالہ بھی دیا گیا۔ جو انہوں نے ۱۹۴۷ء میں دستور ساز اسمبلی کے سامنے کی۔ اس تقریر میں انہوں نے کہا تھا کہ ملک کے شہریوں کا تعلق کسی بھی مذہب یا ذات سے ہو۔ اس کا کاروبار سیاست سے کوئی سروکار نہیں ہوگا۔ ایوان نمائندگان میں پیش کی گئی قرارداد میں امریکی صدر بارک اوباما پر زور دیا گیا ہے کہ وہ توہین رسالت کے قانون کے خاتمے کے لئے پاکستان کے ساتھ مذاکرات شروع کریں۔

کسی بھی ملک کا آئین اس کے شہریوں کے لئے محترم ہوتا ہے۔ پاکستان کے آئین کی بھی پاکستانیوں کے لئے ایسی ہی اہمیت ہے۔ تاہم پاکستانی آئین وقانون کا آرٹیکل ۲۹۵۔سی تحفظ ناموس رسالت کے باعث ہر مسلمان کے لئے نہ صرف مقدس ترین ہے۔ بلکہ اس کے ایمان اور عقیدے کا حصہ بھی بن چکا ہے۔ سیاسی اختلافات کے باعث کچھ لوگ اس قانون کو ضیاء الحق کی ایجاد قرار دے کر اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ قانون شارع علیہ السلام نے راج کیا تھا اور اس پر عمل بھی ہوتا تھا۔ ایک نابینا صحابیؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیوں پر اپنی اہلیہ کے پیٹ میں خنجر گھونپ کر قتل کر دیا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں معاملہ گیا تو آپ ﷺ نے اس کا خون بہا رائیگاں فرمادیا۔ ایک خاتون کے بارے میں پتہ

چلا کہ صبح وشام دشنام طرازی کرتی ہے تو بارگاہ رسالت سے اس کے قتل کا حکم جاری ہوا۔ توہین رسالت قانون خلافت راشدہ، بنوامیہ اور بنوعباس کے ادوار میں رائج رہا۔ ضیاء الحق نے اس کا صرف احیاء کیا۔

کوئی بھی ملک قانون سازی کرتے وقت جغرافیائی، سیاسی اور مذہبی معاملات کو پیش نظر رکھتا ہے۔ توہین رسالت قانون کا نفاذ بڑا سوچ سمجھ کر کیا گیا ہے۔ سب سے بڑی بات یہ کہ ۲۹۵۔سی قانون پاکستان میں موجود اقلیتوں کو سب سے زیادہ تحفظ فراہم کرتا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے۔ کامل ایمان کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اولاد، ماں باپ اور مال وجائیداد سے بڑھ کر ہو۔ اگر تحفظ ناموس رسالت قانون جس کے تحت توہین رسالت کی کم از کم سزا بھی موت ہے۔ نہ ہوتو توہین کے شبہ میں بھی شمع رسالت کے پروانے ملزم کو انجام تک پہنچانے میں کوئی لمحہ ضائع نہ کریں۔ مذکورہ قانون کے تحت ملزم کو اپنی صفائی کا پورا حق اور موقع دیا جاتا ہے۔ کیس ایک عدالت سے دوسری اور پھر تیسری سے ہوتا ہوا سپریم کورٹ تک جاتا ہے۔ انصاف کے تقاضے پورے ہونے کے بعد سزا پر عمل کی نوبت آتی ہے۔

امریکی ایوان نمائندگان میں پیش کی گئی قرارداد میں قائداعظم کی تقریر کا حوالہ دیا گیا۔ شہریوں کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو، کاروبار سیاست کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔ قائداعظم کے فرامین میں سے اگر سب سے زیادہ عمل کیا گیا ہے تو وہ یہی فرمان ہے۔ مذہب کے معاملے میں ہر حکومت نے غیر جانبداری سے کام لیا۔ پاکستان میں اقلیتوں کو اکثریت کی طرح اپنے مذہب پر عملدرآمد کی مکمل آزادی ہے۔ ان کی عبادت گاہیں تک موجود اور محفوظ ہیں۔ امریکن اقلیتوں کی مذہبی آزادی کو توہین رسالت قانون سے کیسے ملا رہے ہیں؟ توہین رسالت قانون تو ان پر لاگو ہوتا ہے جو اس کا ارتکاب کریں گے۔ جو احترام کرتے ہیں ان کو کیا ڈر ہے؟ یہ قانون تو تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی ناموس کے تحفظ کے لئے ہے۔ کوئی بھی مذہب کسی کو بھی اپنے پیشوا کی توہین کی اجازت نہیں دیتا۔ خود عیسائیت میں حضرت مسیح علیہ السلام کی شان میں گستاخی کی سزا جلا دینا، سنگسار کرنا اور پھانسی پر لٹکا دینا ہے۔ اسلام نے اگر توہین رسالت پر سزا مقرر کی ہے تو اس پر واویلا نہیں ہونا چاہئے۔

ٹرینٹ فرانکس کی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ سلمان تاثیر اور شہباز بھٹی کو آسیہ کی سزائے موت کی مخالفت پر قتل کیا گیا۔ سلمان تاثیر قتل کیس عدالت میں ہے۔ شہباز بھٹی کے قتل کے محرکات ملزموں کی گرفتاری پر سامنے آئیں گے۔ اگر امریکی اسے آسیہ کی سزا کی مخالفت کا شاخسانہ قرار دیتے ہیں تو اس سے وہ توہین رسالت قانون کی اہمیت مزید عیاں ہوجاتی ہے۔ کوئی بھی ایسا کام کیوں کرے جس سے اس کی جان جائے۔

مذکورہ قرارداد کے باعث امریکہ کی طرف سے توہین رسالت قانون کے خاتمہ یا اس میں ترمیم کے حوالے سے دباؤ آسکتا ہے۔ اس کے لئے حکومت پاکستان کو تیار رہنا چاہئے اور موقع آنے پر کسی دباؤ کو خاطر میں نہ لایا جائے۔ حکومت کو چاہئے کہ نہ صرف مغرب کو اپنے ملک میں قانون وانصاف کی عملداری کے پراسس سے آگاہ کرے۔ بلکہ پوپ بینڈکٹ کی اس قانون کے حوالے سے ہرزہ سرائی، امریکی پادری ٹیری جونز کے قرآن پاک کو جلانے جیسے ناپاک منصوبوں، ناروے، سویڈن اور دیگر ممالک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے توہین آمیز خاکوں پر شدید احتجاج کرے۔ تاکہ آئندہ کوئی بھی ایسی توہین کا مرتکب نہ ہو جس سے تہذیبوں کے درمیان ہم آہنگی کے بجائے نفرت کی دیواریں مزید اونچی ہوجائیں۔

ضرورت اس امر کی بھی ہے کہ امریکہ پر واضح کردیا جائے کہ پاکستان کو پتہ ہے کہ کون سا قانون بنانا ہے۔ کون ساختم کرنا اور کس میں ترمیم کرنا ضروری ہے۔ ہمارے عقیدے کے مطابق تحفظ ناموس رسالت ایسا آفاقی قانون ہے جو بہرصورت ناقابل تغیر وتبدل ہے۔

(اداریہ نوائے وقت مورخہ ۱۳؍ مارچ ۲۰۱۱ء)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

جب پندرہ جرائم ہوں گے تو...؟

مولانا فضل محمد یوسف زئی

۱:۔"وعن أبي هريرةؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ: إذا اتخذ الفيئ دولاً والأمانة مغنماً والزكوة مغرماً وتعلّم لغير الدين وأطاع الرجل امرأته وعق أمه وأدنى صديقه وأقصى أباه وظهرت الأصوات في المساجد وساد القبيلة فاسقهم وكان زعيم القوم أرذلهم وأكرم الرجل مخافة شره وظهرت القينات والمعازف وشربت الخمور ولعن اخر هذه الأمة أولها فارتقبوا عند ذلك ريحاً حمراء وزلزلة وخسفاً ومسخاً وقذفاً وايات تتابع كنظام قطع سلكه فتتابع". (مشکوٰۃ:۴۷۰)

ترجمہ:۔"اور حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب مال غنیمت کو دولت قرار دیا جانے لگے اور جب زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے اور جب علم کو دین کے علاوہ کسی اور غرض سے سکھایا جانے لگے اور جب مرد بیوی کی اطاعت اور ماں کی نافرمانی کرنے لگے اور جب دوستوں کو تو قریب اور باپ کو دور کیا جانے لگے اور جب مسجد میں شور وغل مچایا جانے لگے اور جب قوم وجماعت کی سرداری، اس قوم وجماعت کے فاسق شخص کرنے لگیں اور جب قوم وجماعت کے لیڈر وسربراہ اس قوم وجماعت کے کمینہ اور رذیل شخص ہونے لگیں اور جب آدمی کی تعظیم اس کے شر اور فتنہ کے ڈر سے کی جانے لگے اور جب لوگوں میں گانے والیوں اور سازوباجوں کا دور دورہ ہو جائے اور جب شرابیں پی جانی لگیں اور جب اس امت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں کو برا کہنے لگیں اور ان پر لعنت بھیجنے لگیں تو اس وقت تم ان چیزوں کے جلدی ظاہر ہونے کا انتظار کرو، سرخ یعنی تیز وتند اور شدید ترین طوفانی آندھی کا، اور زلزلے کا، اور زمین میں دھنس جانے کا اور صورتوں کے مسخ وتبدیل ہو جانے کا اور پتھروں کے برسنے کا، نیز ان چیزوں کے علاوہ قیامت کی اور تمام نشانیوں اور علامتوں کا انتظار کرو، جو اس طرح پے در پے وقوع پذیر ہوں گی، جیسے لڑی کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور اس کے دانے پے در پے گرنے لگیں۔

۲:۔"وعن عليؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ: إذا فعلت أمتي خمس عشرة خصلة حل بها البلاء وعد هذه الخصال ولم يذكر تعلم لغير الدين قال وبر صديقه وجفا أباه وقال شرب الخمر ولبس الحرير". (مشکوٰۃ ص:۴۷۰)

ترجمہ:۔"حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میری امت ان پندرہ باتوں میں (کہ جن کا ذکر اوپر کی حدیث میں ہوا) مبتلا ہوگی تو اس پر آفتیں اور بلائیں نازل ہوں گی، پھر آنحضرت ﷺ نے ان پندرہ باتوں کو شمار فرمایا، لیکن حضرت علیؓ نے اس روایت میں یہ بات نقل نہیں کی کہ جب علم کو دین کے علاوہ کسی دوسری غرض سے سکھایا جانے لگے۔ حضرت علیؓ نے یہ نقل کیا کہ جب آدمی اپنے دوست کے ساتھ احسان ومروت اور اپنے باپ کے ساتھ جور وجفا کرنے لگے اور جب شراب پی جانے لگے اور ریشم پہنا جائے۔"

یہاں یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قیامت تک آنے والے چند اہم واقعات وعلامات کی طرف سرسری اور اجمالی اشارہ ہو جائے، تاکہ احادیث کے تمام اجزاء اور سارے پہلو قارئین کے سامنے آجائیں۔ قیامت کی علامات دو قسم پر ہیں:

۱.....علامات صغریٰ

۲.....علامات کبریٰ

امام مہدیؓ کے ظہور تک قیامت کی علامات صغریٰ ہیں۔ امام مہدیؓ کے ظہور کے بعد نفخ صور تک قیامت کی علامات کبریٰ ہیں اور پھر قیامت ہے۔ اس باب کی پہلی حدیث میں قیامت کی علامات صغریٰ کا کچھ بیان موجود ہے اور دیگر احادیث میں بھی تفصیل

ہے، وہاں یہ بھی ہے کہ دنیا میں باطل نظریات عام ہوجائیں گے، عیسائیت کا بہت سارے ملکوں پر غلبہ ہوجائے گا، پھر کچھ عرصہ بعد ابوسفیان کے نام سے ایک شخص پیدا ہوجائے گا جو سادات کا قتل عام کرے گا، پھر مسلمان بادشاہ عیسائیوں کے ایک فریق سے صلح کرے گا اور دوسرے سے لڑائی لڑے گا۔ عیسائی فرقہ بھی مسلمان بادشاہ سے مل کر عیسائیوں کے مخالف دھڑے سے لڑے گا، ان سب کو فتح حاصل ہوجائے گی۔ فتح کے بعد عیسائی نعرہ لگائیں گے کہ صلیب کی برکت سے فتح حاصل ہوگئی ہے اور مسلمان نعرہ لگادیں گے کہ اسلام وایمان کی برکت سے فتح حاصل ہوگئی ہے، چنانچہ اس بات پر خانہ جنگی شروع ہوجائے گی، جس میں مسلمانوں کا بادشاہ شہید ہوجائے گا۔ عیسائیوں کے دونوں فریق ایک ہو جائیں گے اور عیسائی حکومت خیبر تک پھیل جائے گی۔ اس وقت لوگ حضرت مہدیؑ کی تلاش میں لگ جائیں گے۔ حضرت مہدیؑ اس وقت مدینہ میں ہوں گے مگر چھپنے کی غرض سے وہاں سے مکہ آجائیں گے۔ تاکہ لوگ انہیں امیر اور قائد نہ بنائیں، اس دوران کچھ لوگ مہدی ہونے کے جھوٹے دعوے کرلیں گے، تاہم مکہ مکرمہ میں مقام ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان حضرت مہدیؑ کو پالیں گے اور ایک جماعت حضرت مہدیؑ کے ہاتھ پر بیعت کرلے گی، آسمان سے آواز آئے گی۔ ”ھذا خلیفة اللہ المھدی فاستمعوا لہ واطیعوہ“

شکل وشباہت کے اعتبار سے حضرت مہدیؑ حضوراکرم ﷺ کے مشابہ ہوں گے۔ اس کے بعد شام، یمن اور حجاز مقدس کے ابدال اور اولیاء اللہ حضرت مہدیؑ کے لشکر میں شامل ہوجائیں گے۔ کعبہ کے پاس سے خزانے نکال کر افواج اسلامیہ پر تقسیم کیے جائیں گے۔ لشکر جرار تیار ہوجائے گا۔ خروج مہدی کا سن کر خراسان سے ایک شخص اپنی فوج لے کر حضرت مہدیؑ کی مدد کے لئے مکہ مکرمہ آجائے گا، اس شخص کا نام منصور ہوگا، یہ شخص اپنی فوج کی کمان سنبھال کر جب مکہ کی طرف چل پڑے گا تو راستے میں عیسائیوں سے جنگ ہوجائے گی، یہ شخص عیسائیوں کا صفایا کرتا ہوا آئے گا، اہل بیت اور سادات کا دشمن شخص سفیانی ایک بڑا لشکر تیار کرکے حضرت مہدیؑ کے مقابلے پر بھیج دے گا، مگر یہ لشکر مکہ ومدینہ کے درمیان زمین میں دھنس جائے گا، صرف دو آدمی بچ جائیں گے، ایک تو سفیانی کو جاکر اطلاع کردے گا اور دوسرا حضرت مہدیؑ کو اطلاع دے گا۔ حضرت مہدیؑ کے ساتھ عرب وعجم کے لوگوں کے اجتماع کا سن کر عیسائی بھی شام اور روم سے لشکر جرار تیار کرکے حضرت مہدیؑ کے مقابلے کے لئے شام میں اکٹھے ہوجائیں گے۔ رومی افواج میں اس وقت اسی (۸۰) جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار لشکر ہوگا، لشکر کی مجموعی تعداد نو لاکھ ساٹھ ہزار ہوگی۔ حضرت مہدیؑ براستہ مدینہ منورہ اپنے لشکروں کے ساتھ دمشق پہنچ جائیں گے اور وہاں سرزمین شام پر عیسائیوں سے سخت جنگ شروع ہوجائے گی۔ لشکر اسلام تین حصوں پر منقسم ہوجائے گا، ایک حصہ میدان چھوڑ کر بھاگ جائے گا، جس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔ دوسرا حصہ شہید ہوجائے گا اور تیسرا حصہ مسلسل لڑتا ہوا چار دن کی لڑائی کے بعد عیسائیوں پر غالب آجائے گا، عیسائیوں کا قتل عام ہوجائے گا اور حضرت مہدیؑ ان کا خوب تعاقب کریں گے۔

جنگ ختم ہونے کے بعد حضرت مہدیؑ اپنے لوگوں پر مال غنیمت تقسیم کریں گے، مگر کوئی آدمی مال غنیمت پر خوش نہیں ہوگا، کیونکہ کوئی گھر ایسا نہیں ہوگا، جس کا کوئی آدمی شہید نہیں ہوا ہوگا، پورے خاندان میں سے ایک آدمی بچا ہوگا تو وہ مال غنیمت کے ساتھ کیا کرے گا؟۔ حضرت مہدیؑ داخلی نظم ونسق سنبھال کر قسطنطنیہ کی طرف متوجہ ہوجائیں گے۔ بحیرۂ روم کے پاس بنو اسحاق کے ستر ہزار آدمی مسلمان ہوکر حضرت مہدیؑ کے لشکر میں شامل ہوجائیں گے اور پھر کشتیوں میں سوار ہوکر شہر استنبول (جس کا پرانا نام قسطنطنیہ ہے) کو آزاد کرنے کے لئے چلے جائیں گے۔ شہر کی مضبوط فصیل کے سامنے مسلمان نعرۂ تکبیر بلند کریں گے، جس کی وجہ سے فصیل ٹوٹ جائے گی اور مسلمان قسطنطنیہ شہر میں داخل ہوجائیں گے، حضرت مہدیؑ کی خلافت کے اس وقت سات سال پورے ہوچکے ہوں گے کہ اتنے میں افواہ پھیل جائے گی کہ دجال کا خروج ہوگیا ہے۔ حضرت مہدیؑ جلدی جلدی واپس شام کی طرف آجائیں گے اور نو آدمیوں کو اس خبر کی تحقیق کے لئے روانہ کردیں گے، یہ لوگ بہترین لوگ ہوں گے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ: میں ان کو جانتا ہوں کہ کس قبیلے کے لوگ ہیں اور ان کے باپوں کے نام کیا کیا ہیں اور گھوڑوں کے رنگ کیا ہیں؟ یہ لوگ تحقیق کرلیں گے، لیکن معلوم ہوجائے گا کہ یہ افواہ تھی اور دجال کے متعلق یہ خبر غلط تھی، مگر کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرے گا کہ اچانک دجال کا خروج ہوجائے گا۔ دجال مشرق کی جانب سے نکلے گا اور ایران کے شہر اصفہان میں آکر نمودار ہوجائے گا۔ اصفہان کے ستر ہزار یہودی اس سے آکر مل جائیں گے، پہلے وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا، پھر اصفہان میں آکر خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ دجال کے ایک ہاتھ میں اس کی جنت اور دوسرے میں اس کی دوزخ ہوگی۔ تمام دنیوی اسباب سے لیس ہوگا اور استدراج سے بھرپور فائدہ اٹھائے گا۔ اس کی پیشانی پر ”ک ف ر“ لکھا ہوگا، جس کو مسلمان پڑھ لے گا، یعنی کافر لکھا ہوگا۔ اس کے پاس بڑا استدراج ہوگا، مخالفین کا دانہ پانی بند کرے گا۔ خروج دجال

سے پہلے تین سال تک قحط آ چکا ہوگا، لوگ محتاج ہوں گے۔ دجال اس حالت سے خوب فائدہ اٹھائے گا، اس کے ساتھ زمین کے سارے خزانے ساتھ ساتھ چلتے رہیں گے، دوستوں پر بارش برسائے گا، مخالفین پر سب کچھ بند کرے گا، دنیا کے بہت سارے ممالک پر چکر لگائے گا، صرف مکہ اور مدینہ نہیں جاسکے گا، وہاں سے فرشتے اس کو بھگا دیں گے۔ یہ پھر شام کی طرف متوجہ ہوگا، وہاں مہدیؓ جنگی تیاریوں میں مصروف ہوں گے۔ عصر کی اذان ہوچکی ہوگی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ ڈالے ہوئے آسمان سے دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی مینار پر جلوہ افروز ہوجائیں گے اور سیڑھی منگا کر نیچے آجائیں گے اور پھر حضرت مہدیؓ سے ملاقات ہوجائے گی۔ حضرت مہدیؓ ان کو نماز پڑھانے کا کہیں گے اور فوجی کمان سنبھالنے کی درخواست بھی کریں گے، مگر وہ انکار کریں گے اور کہیں گے کہ امامت اس امت کے ہاتھ میں ہوگی، میں صرف دجال کو مارنے کے لئے آیا ہوں۔

جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال پر حملہ کردیں گے اور لشکر اسلام دجال کے لشکر پر حملہ آور ہوجائے گا، شدید جنگ کے بعد دجال شکست کھا کر بھاگ جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا تعاقب کریں گے اور باب لُد میں جاکر اس کو نیزہ مار کر قتل کردیں گے، باب لد میں آج کل اسرائیل کا ایک ایسا ائیرپورٹ ہے جو صرف دجال کے بچاؤ کے لئے بنایا گیا ہے، وہاں جہاز تیار کھڑا ہے، تاکہ ضرورت کے وقت دجال بھاگ جائے، مگر وہاں دجال مارا جائے گا، اس کے بعد یہودیوں کا قتل عام شروع ہوجائے گا، کوئی پتھر یا درخت کسی یہودی کو پناہ نہیں دے گا، بلکہ شکایت کرے گا کہ اے مسلمان! آ جا۔ یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا بیٹھا ہے، اس کو ماردو، صرف غرقد نامی درخت شکایت نہیں کرے گا، کیونکہ یہ یہود کا وفادار درخت ہے۔ (آج کل یہودیوں نے اسرائیل کو اس درخت سے بھر دیا ہے، لیکن مسلمان اندھے نہیں ہوں گے، اگر غرقد درخت شکایت نہ بھی کرے، مسلمانوں کو آنکھوں سے یہودی نظر آئیں گے اور ان کو قتل کریں گے)

دنیا پر دجال کی چالیس دن تک حکومت رہے گی، اس میں ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا، دوسرا ایک ماہ کے برابر ہوگا، تیسرا ایک ہفتے کے برابر ہوگا اور باقی ایام معمول کے مطابق ہوں گے، دجال ایک گدھے پر سوار ہوکر پوری دنیا کا چکر لگائے گا، ہوسکتا ہے حقیقی گدھا ہو اور ہوسکتا ہے کہ جدید دور کا کوئی جہاز ہو، اس سے پہلے تفصیل کرچکا ہوں۔ بہرحال جب دجال کا فتنہ ختم ہوجائے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدیؓ دونوں مل کر ان شہروں کا دورہ کریں گے اور مصیبت رسیدہ لوگوں میں مال تقسیم کریں گے، جن شہروں میں دجال نے فساد برپا کیا تھا۔ امام مہدیؓ کی خلافت میں عدل وانصاف ہوگا۔ حضرت مہدیؓ کی حکومت نو سال تک رہے گی، سات سال تک عیسائیوں سے جنگیں ہوں گی اور آٹھویں سال میں دجال کا فتنہ ہوگا اور نویں سال میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مل کر ملکی انتظام ٹھیک کریں گے اور ۴۹ سال کی عمر میں آپؓ کا انتقال ہوجائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کی نماز جنازہ پڑھا دیں گے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام خلیفہ بن جائیں گے۔ کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی ہوجائے گی کہ اپنے تمام مسلمانوں کو لے کر کوہ طور پر جاکر پناہ لے لو، اس لئے کہ میں اپنی مخلوق میں سے ایک طاقتور مخلوق ظاہر کرنے والا ہوں، جس کا مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام مسلمانوں کے ساتھ وہاں جاکر قلعہ بند ہوجائیں گے اور ادھر زمین پر یاجوج ماجوج کا خروج ہوجائے گا۔ یاجوج ماجوج یافث بن نوح کی اولاد میں سے ہیں اور روس کے پیچھے کوہ قاف کے پاس کاکیشیا کے ساتھ درہ داریال کے علاقوں میں سد سکندری کے پیچھے بند ہیں۔ یاجوج ماجوج زمین پر نکل کر اس کو چاٹ لیں گے، پانی ختم ہوجائے گا۔ زمین کے جانداروں کو ختم کرکے کھاجائیں گے اور پھر آسمان کی طرف پتھر پھینکیں گے اور خوش ہوجائیں گے کہ اب ہم نے آسمان والوں کو بھی ختم کردیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمانوں پر زندگی اتنی تنگ ہوجائے گی کہ گائے کا ایک کلّہ ایک سو دینار میں فروخت ہوگا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام یاجوج ماجوج پر بددعا کریں گے، جس سے وہ سب کے سب ہلاک ہوجائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں چالیس سال تک زندہ رہیں گے، پھر ان کا انتقال ہوجائے گا اور مدینہ منورہ میں حضور اکرم ﷺ کے پہلو میں مدفون ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد یمن کا ایک باشندہ آپ کا قائم مقام ہوجائے گا، جس کا نام جہجاہ ہوگا، وہ دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دے گا اور پھر وفات پائے گا۔ پھر کچھ غلط بادشاہ آجائیں گے اور دنیا ایک بار پھر جہل اور کفر سے بھر جائے گی اور زمین کے دھنسنے کے واقعات شروع ہوجائیں گے۔ پھر دنیا پر چالیس دن تک دھواں چھایا رہے گا اور پھر ایک رات لمبی ہو جائے گی، لوگ پریشان ہوجائیں گے کہ صبح کیوں نہیں ہورہی ہے؟ اتنے میں سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہوجائے گا، لوگ اسی پریشانی میں ہوں گے کہ اچانک دابۃ الارض کا خروج ہوجائے گا، دابۃ

الارض کوہ صفا سے نکل کر آئے گا، یہ ایک عجیب الخلقت جانور کی شکل میں ہوگا، مسلمان کی پیشانی پر ''م'' لکھے گا اور کافر کی پیشانی پر ''ک'' لکھے گا۔ مسلمان پر عصائے موسیٰ سے سفید نورانی نشان پڑ جائے گا اور کافر پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی سے سیاہ نشان بن جائے گا۔ دابۃ الارض کے خروج سے نفخ صور تک ۱۲۰ سال کا عرصہ ہوگا، پھر جنوب کی طرف سے ایک ہوا چلے گی، جس سے نیک لوگ مر جائیں گے اور بعد میں برے لوگ مر جائیں گے۔ مسلمانوں کے مرجانے سے حبشہ کے لوگ غلبہ حاصل کریں گے اور فتنہ وفساد شروع کرلیں گے، اسی دوران وہ کعبہ مشرفہ کو گرادیں گے اور اس کے نیچے سے خزانہ لوٹ لیں گے، اس کے بعد جنوب کی طرف سے ایک بڑی آگ آجائے گی اور لوگوں کو شام کی طرف دھکیلے گی، یہ قیامت کی بڑی بڑی علامت ہوگی۔ اس کے بعد تین چار سال تک لوگ عیش وعشرت کی زندگی گزاریں گے اور مکمل غافل ہوجائیں گے کہ اللہ اللہ کہنے والا دنیا میں کوئی نہیں ہوگا، پھر ایک دن جمعہ کے روز دس محرم کو لوگ اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے کہ سائرن کی آواز شروع ہوجائے گی، یہ آواز بڑھتی جائے گی، یہاں تک کہ لوگوں کے کانوں کے پردے پھٹ جائیں گے اور پھر دل پھٹ جائیں گے، لوگ مرجائیں گے، پھر زمین میں زلزلہ شروع ہوجائے گا اور پھر آسمان ٹوٹ پھوٹ کر گر جائیں گے، پہاڑ ریزہ ریزہ ہوکر اڑ جائیں گے اور سمندر ابل کر جوش ماریں گے، حتیٰ کہ یہ موجودہ کائنات بالکل فنا ہوجائے گی اور قیامت قائم ہوجائے گی، آنے والی کئی حدیثوں کی شرح وتوضیح اس تفصیل سے ہوگئی ہے۔ اس پر ہر پڑھنے والے کو شکر ادا کرنا چاہئے۔ ☆☆☆

دنیاپور ضلع لودھراں میں عظیم الشان کامیابی

دنیاپور ضلع لودھراں میں ایک مسلمان کو ساتھ ملا کر ایک قادیانی نے پرائیویٹ اسکول بنایا۔ اس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے احتجاج کیا۔ مسلمانوں کو قادیانیوں کے اسکول میں بچے داخل کرنے سے روکنے کی تحریک کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لودھراں کے امیر مولانا محمد میاں، جامعہ باب العلوم لودھراں کے ناظم اعلیٰ مولانا مفتی محمد ظفر اقبال، دنیاپور عالمی مجلس کے روح رواں جناب الحاج محمد طیب عثمان، جناب قاری محمد اکرم اور دیگر دنیاپور کی دینی قیادت نے اس مطالبہ کو مختلف اجلاسوں میں جاری رکھا۔ چنانچہ طے ہوا کہ ۲۴؍مارچ ۲۰۱۱ء کو دنیاپور میں ایک عظیم الشان ضلعی ختم نبوت کانفرنس رکھی جائے۔ اللہ رب العزت نے کرم کیا کہ پورے ضلع میں اس کانفرنس کے لئے تیاری کی گئی۔ ضلع لودھراں کے در ودیوار ختم نبوت کی صداؤں سے گونجنے لگے۔ کانفرنس سے ایک روز قبل اس اسکول کے مسلمان حصہ دار نے قادیانی حصہ دار کو اسکول سے فارغ کردیا۔ یوں کئی ماہ کی محنت سے اللہ تعالیٰ نے اسلامیان دنیاپور کو عظیم کامیابی سے سرفراز فرمایا۔ ۲۴؍مارچ کو ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مخدوم العلماء حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ، مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا محمد میاں، مولانا مفتی ظفر اقبال، مولانا مفتی کفایت اللہ، جناب ڈاکٹر وسیم اختر، مولانا محمد الیاس چنیوٹی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا محمد رضا قادری، مولانا محمد حلیم، قاری محمد اکرم، مولانا حسین احمد اور دیگر نے شرکت و سرپرستی سے ممنون فرمایا۔ مغرب سے صبح تین بجے تک ختم نبوت کانفرنس جاری رہی۔ انشاء اللہ العزیز کانفرنس کے دوررس نتائج حاصل ہوں گے۔

قادیانی جماعت مرزا غلام احمد قادیانی کی نظر میں!

غیر مہذب اور غیر شائستہ جماعت:

''بعض دفعہ (میری) بغل کے نیچے سے کوئی ہاتھ نمودار ہو رہا ہوتا ہے اور بعض دفعہ میں آگے ہوتا ہوں اور کوئی پیچھے سے میرے ہاتھ کو مروڑ رہا ہوتا ہے اور میں قیاس سے سمجھتا ہوں کہ کوئی مصافحہ کرنا چاہتا ہے پھر میں نے کئی بار دیکھا ہے بعض لوگ میری پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے ہیں...... پھر میری یہ حالت ہے کہ اگر میرے بدن پر ہاتھ رکھ دیا جائے تو میری حالت ناقابل برداشت ہوجاتی ہے اور دم گھٹنے لگتا ہے...... تو برکت حاصل کرنے کے لئے ایسا کرتے ہیں مگر مجھے ایسی گدگدی اور گھبراہٹ ہوتی ہے کہ طبیعت میں سخت انقباض پیدا ہوتا ہے پھر کئی لوگ ہیں کہ وہ دبانے لگتے ہیں مگر دو چار بار دبا کر پھر کمر پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاتے ہیں حالانکہ یہ تو برابر کے دوست کے لئے بھی معیوب بات ہے چہ جائیکہ امام جماعت کے لئے۔ ہماری مجالس میں باہر سے غیر احمدی بلکہ غیر مسلم بھی آکر بیٹھتے ہیں اور عام طور پر ہماری جماعت کو مہذب اور شائستہ سمجھا جاتا ہے۔ ایسی حالت دیکھ کر ان لوگوں پر کیا اثر ہوتا ہوگا؟ (ظاہر ہے کہ وہ قادیانیوں کو غیر مہذب اور غیر شائستہ ہی سمجھیں گے: مرتب)۔''

(خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۱ نمبر ۱۴۹ ص ۵ تا ۷ مورخہ ۱۲؍جون ۱۹۳۴ء)

قادیانی اشکالات کے جوابات

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

۱: عیسیٰ علیہ السلام کب فوت ہوئے؟

ایک بار قادیانی نے کہا کہ دیکھئے جی! حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو فوت ہوگئے۔ راقم نے عرض کیا کب فوت ہوئے۔ رحمت عالم ﷺ کی تشریف آوری سے قبل یا بعد میں؟ قادیانی نے کہا کہ حضور علیہ السلام سے قبل مسیح علیہ السلام فوت ہوگئے۔ راقم نے عرض کیا کہ مرزا قادیانی نے (براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۴۹۹، خزائن ج۱ ص۵۹۳) پر لکھا ہے کہ: ”جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔“ یہ کتاب ۱۸۸۴ء میں مرزا قادیانی نے لکھی۔ معلوم ہوا کہ مسیح علیہ السلام ۱۸۸۴ء تک مرزا قادیانی کے بقول زندہ تھے۔ اس کے بعد کب فوت ہوئے۔ آپ بتادیں؟ یا لکھ دیں کہ مرزا قادیانی نے جھوٹ بولا ہے؟

۲: ابن مریم کی جگہ ابن چراغ بی بی کیسے؟

ایک بار ایک قادیانی نے کہا کہ جی! عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے۔ راقم نے عرض کیا کب؟ کہا حضور علیہ السلام سے پہلے۔

راقم: تو مرزا قادیانی کیسے مسیح ہوگیا؟

قادیانی: حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مسیح آئے گا تو مراد اس سے مرزا۔

راقم: بندۂ خدا! آپ کے بقول عیسیٰ علیہ السلام، حضور علیہ السلام کی تشریف آوری سے پہلے فوت ہوگئے تو جو فوت ہوگئے ان کے متعلق حضور علیہ السلام کیسے فرماتے ہیں کہ وہ آئیں گے؟ اگر فرمایا کہ وہ آئیں گے تو اس کا معنی یہ کہ وہ فوت نہیں ہوئے۔ اچھا اگر آپ کے بقول مسیح کی جگہ مرزا قادیانی نے آنا تھا وہ آگئے۔

بہت اچھا تو دیانت وعقل کا تقاضہ ہے کہ جس نے آنا تھا اس کے آنے کا اعلان کیا جاتا۔ آنا مرزا ابن چراغ بی بی نے تھا۔ لیکن اعلان کیا مسیح ابن مریم آئے گا۔ بھائی! تو جس کا اعلان ہوا وہی تشریف لائیں گے۔ اگر مرزا قادیانی نے آنا تھا تو اس کا اعلان ہوتا۔ قرآن وحدیث کے ذخیرہ میں ایک آیت، ایک حدیث دکھا دو۔ جس میں ہو کہ مرزا قادیانی بن چراغ بی بی آئے گا تو ہم مان لیں گے۔ وہ قادیانی مبہوت ہوگیا۔

۳: مرزا قادیانی کا الہام قرآن کا ناسخ؟

ایک بار ایک قادیانی نے کہا کہ آپ کو مرزا غلام احمد قادیانی سے کیا ضد ہے کہ آپ اسے کافر کہتے ہیں۔ راقم نے عرض کیا۔ میاں ضد نہیں بلکہ ہم مرزا قادیانی کو اس لئے کافر کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے اپنے الہام سے قرآن مجید کو منسوخ کیا۔ اس لئے مرزا قادیانی نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر ومرتد ہے۔ قادیانی نے حیرت سے کہا وہ کیسے؟

راقم نے عرض کیا۔ مرزا قادیانی نے (براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۴۹۹، خزائن ج۱ ص۵۹۳) پر تحریر کیا ہے: ”ھو الذی ارسل رسولہ باالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ“ یہ آیت حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے۔ جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔

براہین کی تصنیف کے وقت مرزا قادیانی کا مجدد، مامور اور ملہم من اللہ ہونے کا دعویٰ تھا۔ اس وقت قرآن مجید سے استدلال کر کے کہا کہ گویا قرآن مجید کی رو سے مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا محمود کہتا ہے: ”لیکن ۱۸۹۱ء میں ایک اور تغیر عظیم ہوا۔ یعنی حضرت مرزا صاحب کو الہام کے ذریعہ بتایا گیا کہ حضرت مسیح ناصری (علیہ السلام) جن کے دوبارہ آنے کے مسلمان اور مسیحی دونوں قائل ہیں وہ فوت ہو چکے...... اور ان کی جگہ آپ (مرزا قادیانی) ہیں۔“

(سیرۃ مسیح موعود ص۳۰، مصنفہ مرزا محمود)

مرزا قادیانی نے پہلے ۱۸۸۴ء میں قرآن مجید کی رو سے کہا کہ مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ پھر ۱۸۹۱ء میں اپنے الہام کی رو سے کہا کہ مسیح علیہ السلام فوت ہوگئے تو گویا مرزا قادیانی کے الہام نے قرآن مجید کو منسوخ کردیا؟ اتنی بات مرزا قادیانی کے کافر ہونے کے لئے کافی ہے۔

۴: میں رانجھا ہوگئی؟

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (ایک غلطی کا ازالہ ص۳، خزائن ج۱۸ ص۲۰۷) پر لکھا ہے: ”پھر اسی کتاب (براہین احمدیہ) میں اس مکالمہ کے قریب یہ وحی اللہ ہے۔ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔“

راقم نے ایک گفتگو میں یہ حوالہ پیش کیا۔ قادیانی مجیب نے کہا: ”میں رانجھا، رانجھا کردی رانجھا ہوگئی“ کہ مرزا قادیانی محمدؐ، محمدؐ کرتے کرتے محمدؐ ہوگیا۔ میرے لئے یہ جواب بہت ہی سوہان روح،

ایک تو مرزا قادیانی کو معاذ اللہ محمد رسول اللہ ثابت کیا جارہا ہے اور استدلال میں کسی پنجابی شاعر کے شعر کا ایک ٹکڑا پیش کیا جارہا ہے۔ عوام سامعین دیہاتی، پنجابی ذوق کے، اب ان کو کس طرح اس دجل سے بچایا جائے؟ راقم نے کہا۔

راقم: (قادیانی سے) آپ کے والد نام

قادیانی: کیوں؟

راقم: میاں ہے تو بتادو؟

قادیانی: کیا ضرورت پیش آگئی؟

راقم: میاں آپ سے والد کا نام پوچھا ہے کسی خاتون کا تو نہیں۔ اگر ہے کوئی تو بتادو؟

قادیانی: میرے والد کا نام گل خان۔

راقم: جیب سے نکالی تسبیح اور پھیرنی شروع کی۔ گل، گل، گل۔ ضرب پہ ضرب، چل سو چل۔ گل ہی گل۔ قادیانی اور پبلک حیرت زدہ کہ مولوی صاحب نے یہ کیا شروع کر دیا۔ خیر جب تسبیح مکمل ہوگئی اوران کی حیرت کا گراف بھی آخری ڈگری پر چلا گیا تو قادیانی نے کہا۔

قادیانی: یہ کیا؟

راقم: میں گل، گل کر دیں گل ہوگئی۔ میں آپ کا باپ آپ میرے بیٹے۔ تو حلالی بیٹے۔ باپ کے سامنے نہیں بولا کرتے۔ آپ مناظرہ کر رہے ہیں؟

قادیانی: اخلاق بھی کوئی چیز ہے؟

راقم: اخلاق کے باعث ہی کہا کہ میں آپ کا باپ، ورنہ تو کہتا کہ میں گل، اور والدہ کو کہنا شام کو میرا انتظار کرے۔

قادیانی: مولوی صاحب! آپ بدتمیزی کر رہے ہیں۔

راقم: شریف آدمی! تم کہو کہ مرزا قادیانی محمد تھا تو کوئی حرج نہیں۔ میں کہوں کہ میں تمہارا باپ، تو بداخلاقی۔ حالانکہ جو دلیل تم نے دی وہی دلیل میری۔ اب یا مجھے اپنا باپ مانو یا تسلیم کرو کہ مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ میں محمدؐ ہوں۔ یہ اہانت رسول اللہ ہے اور مرزا قادیانی کے کفر کی دلیل صریح۔ قادیانی کی گردن جھک گئی اور زبان رک گئی۔

۵: قادیانی مسیلمہ کذاب؟

ایک مناظرہ میں قادیانی سے پوچھا گیا کہ آپ کے نزدیک مسلمانوں کی کیا پوزیشن ہے۔ لگا کہنے کہ ہم ان کو اہل کتاب سمجھتے ہیں اور ساتھ ہی اس نے سوال کیا کہ مولوی صاحب آپ بھی بتادیں کہ آپ احمدیوں (قادیانیوں) کو کیا سمجھتے ہیں۔ راقم نے عرض کیا کہ ہم آپ کے گرو مرزا قادیانی کو مسیلمہ کذاب کا بھائی اور قادیانیوں کو مسیلمہ کذاب کی پارٹی کی طرح کافر ومرتد سمجھتے ہیں۔

۶: پٹواری نہیں بلکہ مفسرین؟

ایک قادیانی نے کہا مولوی صاحب! لفظ توفی کا معنی تو پٹواری، نمبردار کو بھی معلوم ہے کہ وہ مرنے والے کو متوفی لکھتے اور کہتے ہیں۔ پٹوار کے کاغذات اس پر شاہد ہیں۔ مولانا محمد امین اوکاڑوی نے فرمایا کہ آپ کے جھوٹے ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ آپ قرآنی الفاظ کے معانی پٹواریوں والے کرتے ہیں۔ جب کہ ہم کہتے ہیں قرآن کے معانی وہ کرو جو آج تک امت مسلمہ اپنے مسلمات کی رو سے کرتی چلی آئی ہے۔

۷: مرزا جاہل تھا؟

ایک دفعہ ایک مناظرہ میں ایک قادیانی نے کہا کہ مرزا قادیانی کو کم ازکم عالم ہی مان لیں۔ راقم نے کہا کہ مرزا قادیانی (خطبہ الہامیہ ص۴۹، خزائن ج۱۶ ص۴۹) پر لکھتا ہے کہ: ''عید اس کا نام نہیں کہ بازاری عورتوں کے رقص کا شوق کیا جائے۔'' وبوسھن وعناقھن ''اور ان کا بوسہ گلے لپٹانا۔'' بوسہ کی عربی مرزا قادیانی نے بوسھن لکھی ہے۔ کیا دنیا میں کسی عرب نے لفظ بوسہ کو عربی شمار کیا ہے۔ بوسہ اردو کا لفظ ہے۔ اسے عربی میں گھسیڑنا مرزا قادیانی کی فصاحت وبلاغت کا ہی کرشمہ قرار دیا جاسکتا ہے اور اس سے یہ بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ مرزا قادیانی کتنا بڑا جاہل تھا۔ جسے اردو الفاظ کی عربی تک نہ آتی ہے۔ اس سے اس کی جہالت مآبی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

۸: مرزا قادیانی دنیا کا سب سے بڑا جاہل؟

ایک دفعہ ایک مناظرہ میں ایک قادیانی نے کہا کہ اور کچھ نہیں مرزا قادیانی کو عالم ہی مان لیں۔ راقم نے کہا کہ میرا دعویٰ ہے کہ مرزا قادیانی دنیا کا سب سے بڑا جاہل تھا۔ اس پر وہ قادیانی بھنا گیا۔ راقم نے دوسرا وار کیا کہ مرزا قادیانی تو رہے اپنی جگہ، میرے نزدیک تو آپ بھی جاہل ہیں۔ یہ سنتے ہی اس کے تن بدن کو آگ لگ گئی۔ اس کے کچھ کہنے سے قبل، راقم نے کہا کہ اگر آپ کچھ جانتے ہیں تو اسلامی مہینوں کے نام بتائیں۔ اس نے کہا۔ محرم، صفر، ربیع الاول، راقم نے کہا آپ غلط کہتے ہیں۔ صفر دوسرا مہینہ نہیں چوتھا ہے۔ اب وہ کہے دوسرا، راقم عرض کرے کہ چوتھا۔ اس پر اسے آیا غصہ۔ مارے غصہ کے کانپتے ہوئے کہا کہ کون الو کا پٹھہ کہتا ہے کہ صفر چوتھا مہینہ ہے۔ راقم نے کہا کہ مرزا قادیانی نے (تریاق القلوب ص۴۱، خزائن ج۱۵ ص۲۱۸) پر لکھا ہے۔ اب اس بیچارے کی کیفیت دیدنی تھی۔ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن۔ مرزا قادیانی کو عالم ثابت کرنا چاہتا تھا۔ خود الو کا پٹھہ مان لیا۔

۹: شیطان کے ماننے والے بہت؟

ایک بار مناظرہ میں قادیانی لاجواب ہوگیا تو اس نے چال چلی کہ مولوی صاحب چلو آپ کے نزدیک مرزا قادیانی جھوٹا ہی سہی۔ لیکن اتنا تو مانیں کہ مرزا قادیانی کے ماننے والے بہت ہیں۔ راقم نے

کہا کہ یہ کوئی دلیل نہیں۔ ماننے والے تو شیطان کے بھی بہت ہیں۔

۱۰: دنیا میں مرزا قادیانی کا ایک بھی ماننے والا نہیں؟

ایک بار دوسرے مناظرہ میں قادیانی مناظر نے کہا کہ مرزا قادیانی کے ماننے والوں میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے اور یہ کہ ہماری تعداد اتنی ہے۔ راقم نے کہا کہ میاں صاحب میرا دعویٰ یہ ہے کہ: ''پوری دنیا میں ایک شخص بھی ایسا نہیں جو مرزا قادیانی کو اس کے تمام دعاوی میں سچا مان کر ان پر عمل بھی کرتا ہو۔'' اس پر وہ قادیانی ایسا آگ بگولا ہوا کہ لگا اچھلنے۔ ہاتھ ہلائے، گردن گھمائے، ایسی تیزی دکھائی کہ پیچھے پر ہاتھ رکھنا مشکل ہوگیا۔ مولوی صاحب! آپ کا ایسا بدیہہ البطلان دعویٰ کہ تعجب ہے کہ لوگوں نے آپ ایسے شخص کو میرے سامنے لاکر بٹھادیا۔ لوگو! دیکھو میں قادیانی، میرا باپ قادیانی، میری ماں، میرا خاندان، میرے چک کے لوگ اور جو میرے ساتھ آئے۔ یہ سب مرزا صاحب کو اس کے تمام دعاوی میں سچا مان کر اس کے ہر قول وفعل پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ راقم نے عرض کیا میاں صاحب میرے دعویٰ کے الفاظ پھر سنیں۔ پوری دنیا میں ایک شخص بھی ایسا نہیں جو مرزا قادیانی کو اس کے تمام دعاوی میں سچا مان کر ان پر عمل بھی کرتا ہو۔ اگر یہ غلط ہے تو سنئے: مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ: ''میں حجر اسود ہوں۔''

(اربعین نمبر۴ ص۱۵، خزائن ج۱۷ ص۴۴۵)

اسی طرح مرزا قادیانی نے دوسری جگہ لکھا ہے: ''انی واللہ فی ہذا الامر کعبۃ المحتاج کما ان فی مکۃ کعبۃ الحجاج وانی انا الحجر الاسود الذی وضع لہ القبول فی الارض والناس بمسہ یتبرکون'' خدا کی قسم جیسے مکہ حجاج کا کعبہ ہے۔ میں محتاجوں کا کعبہ ہوں اور میں وہ حجر اسود ہوں جس کی زمین پر مقبولیت رکھ دی گئی اور لوگ اس کو تبرک کے طور پر چھوتے ہیں۔

(الاستفتاء ص۴۱، ملحقہ حقیقت الوحی، خزائن ج۲۲ ص۶۶۳)

قادیانی...... ہاں میں مانتا ہوں کہ میرے ماں باپ ہم موجود سب قادیانی مانتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو اللہ تعالیٰ نے حجر اسود بنایا۔ وہ حجر اسود تھے۔ راقم نے عرض کیا کہ حجر اسود کو سامنے سے سنٹر میں چوما جاتا ہے۔ تم نے سامنے سے مرزا قادیانی کی سنٹر کی کون سی جگہ کو چوما ہے؟ تمہارے باپ نے، ان تمام سے ایک آدمی کہہ دے کہ میں نے اسے سنٹر میں چوما ہے تو میرا دعویٰ غلط۔ اس پر وہ قادیانی نے صرف بغلیں جھانکنے نہیں بلکہ دوڑنے میں عافیت تلاش کی۔

۱۱: قرآن میں ربوہ؟

ایک بار قادیانی مناظر نے کہا کہ مولانا آپ ہمارا کس طرح مقابلہ کرسکتے ہیں۔ ہمارے شہر کا نام قرآن میں لکھا ہے۔ ربوہ۔

راقم نے کہا میاں صاحب! آپ تو فرماتے ہیں کہ قادیانیوں کے شہر کا نام قرآن مجید میں لکھا ہے۔ میرے نزدیک تو قادیانیوں کا نام بھی قرآن مجید میں لکھا ہے۔ وہ مناظر لگا کہنے مولانا آپ بہت وسیع ظرف ہیں۔ پڑھیں قرآن مجید کی آیت کہاں ہمارا نام لکھا ہے۔ راقم نے کہا میاں صاحب صرف قادیانیوں کا نہیں، لاہوری مرزائیوں کا بھی قرآن مجید میں نام ہے۔

قادیانی: مولانا آپ کے منہ میں گھی شکر۔ آیت تلاوت فرمائیں۔ آپ کی وسیع ظرفی پر تو فدا ہونے کو دل کرتا ہے۔ آیت تلاوت کریں۔

راقم: میاں! میری زبان پر اعتماد کرلو۔ قادیانیوں اور لاہوریوں، دونوں کا نام لکھا ہے۔

قادیانی: مولانا کرم فرمائیے، وہ آیت تلاوت کریں۔

راقم: ''بسم اللہ الرحمن الرحیم! حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر''

میتۃ مردار سے مراد لاہوری اور خنزیر سے مراد قادیانیوں کا بیان ہے۔ دونوں کا تذکرہ ہوا۔

قادیانی: مولوی صاحب کچھ خدا کا خوف کرو۔ جب قرآن مجید اترا تھا، قادیانی تھے؟

راقم: جب قرآن مجید اترا تھا یہ ربوہ تھا؟

قادیانی: واقعی مجھ سے غلطی ہوئی۔

راقم: چلو مجھ سے بھی ہوگئی۔

قادیانی: سوری۔

راقم: سوری دے آ۔ اب بس کر۔ تمہارے لئے بہت ہوگئی ہے۔ اس سے زیادہ کیا تمہاری خدمت کروں۔

۱۲: مرزا کو ماننا:

ایک بار مناظرہ میں قادیانی مناظر غصہ میں آکر لگا دعویٰ کرنے کہ مولوی صاحب اگر آج مرزا کو نہیں مانتے تو کل وقت آئے گا کہ آپ کو ماننا پڑے گا۔ راقم نے کہا میاں صاحب ادھمکی کیوں لگاتے ہو۔ کل کیا ہوتا ہے میں تو ابھی مرزا قادیانی کو مانتا ہوں۔

قادیانی: مرزا صاحب کو آپ کیا مانتے ہیں؟

راقم: الو کا چرخہ! پاگلوں کا چیئرمین مانتا ہوں۔ وہ اس طرح کہ جس کو دائیں بائیں پاؤں کے جوتے کی تمیز نہ تھی۔ (سیرۃ المہدی ج۱ ص۵۳)، جس کو صدری اور کوٹ کے بٹنوں کی تمیز نہ تھی۔ (سیرۃ المہدی ج۲ ص۱۲۶) جس کو اوپر کے کاج اور نیچے کے کاجوں کی تمیز نہ تھی۔ (سیرۃ المہدی ج۲ ص۱۲۶) جو ایک ہی جیب میں گڑ اور مٹی کے ڈھیلے رکھتا تھا۔ (مسیح موعود کے مختصر حالات ملحقہ براہین احمدیہ ص۶۷) جس کی واسکٹ کی جیب میں اڑھائی سیر کی اینٹ رکھی رہتی تھی اور اسے معلوم نہ ہوتا تھا۔ (مسیح موعود کے مختصر حالات ملحقہ براہین احمدیہ طبع چہارم ص

ق) فرمایئے یہ عقلمند انسان تھا یا الو کا چرخہ اور پاگلوں کا چیئرمین تھا؟ فبھت الذی کفر!

۱۳: مرزا کی دو سچی باتیں:

ایک بار مناظرہ میں قادیانی مناظر جب بالکل لاجواب ہوگیا تو اپنی خفت مٹانے کے لئے کہنے لگا۔ مولوی صاحب، کیا مرزا قادیانی نے کوئی صحیح بات بھی کہی ہے یا سب ہی غلط تھیں؟ تو راقم نے کہا کہ ہاں مرزا قادیانی نے سچی بات بھی کہی اور خوب کہی۔ وہ یہ کہ مرزا نے کہا:

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۷، خزائن ج۲۱ ص۱۲۷)

اس شعر میں مرزا قادیانی نے کہا کہ میں مٹی کا کیڑا ہوں اور آدم کی اولاد نہیں۔ یعنی انسان زادہ نہیں ہوں۔ یہ بالکل صحیح کہا کہ واقعی مرزا قادیانی کا کوئی کام بندے دے پتراں والا نہ تھا۔ اس پر وہ قادیانی ایسا کھسیانا ہوا کہ لگا کہنے، اچھا اور کوئی صحیح بات نہیں کہی؟

راقم نے کہا کہ اور بھی صحیح بات کہی۔ وہ یہ کہ مرزا قادیانی نے کہا حضور علیہ السلام کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے۔ (مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۳۱)

پھر کہا کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی و رسول ہیں۔ (ملفوظات احمدیہ ج۱۰ ص۱۲۷)

دعویٰ رسالت کرکے خود اپنے فتویٰ کی رو سے خود کافر ہوگیا۔ قادیانی مناظر بے چارہ نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن لگا کہنے اچھا بس؟

راقم نے کہا کہ نہیں، مرزا قادیانی نے ایک اور صحیح بات کہی کہ میرے مخالف کنجریوں کی اولاد۔

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۷، ۵۴۸)

تو مرزا قادیانی کا بیٹا فضل احمد اس کو نہیں مانتا تھا تو مرزا قادیانی کے فتویٰ کے مطابق وہ کنجری کا بیٹا، اس کی ماں مرزا کی بیوی تھی...... تو جو کنجری کا خاوند ہو وہ بھی......اور جو......کوئی مانیں یا مصلح یا مجدد یا مسیح وہ بھی...... اس پر وہ قادیانی دم بخود ہوکر ناخنوں سے زمین کھودنے لگ گیا۔

۱۴: مرزا قادیانی کو صاحب کیوں نہیں کہتے؟

ایک بار ایک قادیانی نے کہا کہ مرزا قادیانی کو آپ لوگ صاحب کیوں نہیں کہتے؟ اندرا گاندھی صاحب، اوباما صاحب، جناب پرویز مشرف سب کو صاحب کہتے ہو تو مرزا قادیانی کو صاحب کیوں نہیں کہتے۔ راقم نے عرض کیا کہ کیا آج تک کسی قادیانی نے شیطان کو صاحب کہا، ابوجہل یا فرعون کو صاحب کہا ہے۔ کیا آپ کہتے ہیں کہ رات شیطان صاحب خواب میں میرے پاس تشریف لائے تھے۔ کہنے لگا نہیں شیطان کو تو کوئی صاحب نہیں کہتا۔ راقم نے عرض کیا کہ شیطان صرف شیطان تھا۔ مرزا قادیانی سپر شیطان تھا۔ شیطان نے صرف سیدنا آدم علیہ السلام کی اہانت کی تھی۔ مرزا قادیانی نے تمام انبیاء علیہم السلام کی اہانت کی ہے۔ جب آپ شیطان کو صاحب نہیں کہتے، تو میں سپر شیطان کو کیسے صاحب کہوں؟۔

☆☆......☆☆

شہنشاہ ارض وسما کی بادشاہی کا اعلان

علامہ سید سلیمان ندویؒ

اسلام کی دعوت شرک کی تردید اور توحید کی تعلیم سے شروع ہوئی اور اس کے بعد شرائع و احکام آہستہ آہستہ بڑھتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی، طاعات و عبادات کی دعوت، فرائض و حقوق کی ادائیگی، قلوب و نفوس کی صفائی، اخلاق کی برتری اور برگزیدگی کی تعلیم و تربیت تدریج کے ساتھ تکمیل کو پہنچتی گئی، ساتھ ہی ساتھ سلطنت کا نظام خود بخود بنتا گیا اور وہ بھی تکمیل کو پہنچ گیا، اس موقع پر ایک تنبیہ کا ازالہ ضروری ہے۔

اسلام کے سارے دفتر میں ایک حرف بھی ایسا موجود نہیں، جس سے یہ معلوم ہو کہ قیام سلطنت اس دعوت کا اصل مقصد تھا، عقائد و ایمان، شرائع و احکام اور حقوق و فرائض اس کے لئے بمنزلہ تمہید تھے، بلکہ جو کچھ ثابت ہوتا ہے، وہ یہ ہے کہ شرائع و حقوق و فرائض ہی اصل مطلوب ہیں اور ایک حکومت صالحہ کا قیام، ان کے لئے وجہ اطمینان اور سکون خاطر کا باعث ہے، تاکہ وہ احکام الٰہی کی تعمیل آسانی کرسکیں۔

دنیا میں جو سلطنتیں قائم ہوئیں یا ہوتی ہیں، ان کا عام قاعدہ یہ ہے کہ ایک فاتح ایک گروہ کو لے کر اٹھتا ہے اور لاکھوں کو تہ تیغ کرکے اپنی طاقت سے سارے جتھوں کو توڑ کر ہزاروں گھروں کو ویران کرکے سب کو زیر کرکے اپنی سرداری اور بادشاہی کا اعلان کردیتا ہے اور ان تمام خونریزیوں کا مقصد یا تو شخصی سرداری یا خاندانی برتری یا قومی عظمت ہوتی ہے، مگر اسلامی جنگ و جہاد اور اسلامی نظام سلطنت کی جدوجہد میں ان میں سے کوئی چیز بھی مطمح نظر نہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصی سرداری، نہ خاندان قریش کی بادشاہی، نہ عربی سلطنت، نہ دنیا کی مالی حرص و ہوس، بلکہ اس کا ایک ہی مقصد تھا، صرف ایک شہنشاہ ارض وسما کی بادشاہی کا اعلان اور ایک فرمان الٰہی کے آگے سارے بندگان الٰہی کی سرافگندگی۔

مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی

چترال میں آغاخانی سرگرمیاں

محمد عثمان الدین چترالی

وادیٔ چترال صوبہ پختونخوا کا ایک حساس علاقہ ہے، جہاں سنی اور اسماعیلی فرقے کے لوگ عرصۂ دراز سے آباد ہیں۔ ۱۹۷۰ء سے قبل پرنس کریم آغاخان شمالی علاقہ جات کو ایک اسماعیلی اسٹیٹ بنانے کے خواب دیکھنے لگے اور اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے آغاخان فاؤنڈیشن کے نام سے ایک تنظیم تشکیل دی، لیکن ان کا یہ خواب آج تک شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکا۔ شروع شروع میں اسماعیلی اپنے عقائد مسلمانوں سے چھپاتے تھے، جب آغاخانیوں کو اپنے عقائد چھپا کر اپنے مقصد میں کامیابی کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو وہ ۱۹۷۷ء میں سنی مسلمانوں کے خلاف میدان عمل میں کود پڑے اور اپنے عقائد ونظریات کا برملا اظہار کرنے لگے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ جیسے قطعی فرائض پر چوٹ لگا کر مسلمانوں کے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنے لگے، اپنے پیشواؤں کے ناموں اور عہدوں کو تبدیل کردیا اور اپنی طرز عبادت کو بھی تبدیل کردیا۔

۱۹۸۱ء میں ریشن کے مقام پر بڑا جلسہ منعقد کرکے گلگت اور چترال سے اپنے تمام پیشواؤں کو مدعو کیا، وہاں علماء کرام اور مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیز تقاریر کیں اور اسلامی عقائد کو تنقید کا نشانہ بنایا اور کھلے عام علماء کرام کو چیلنج دیئے۔ مقامی علمائے کرام ان کے چیلنج کو قبول کرکے مناظرے کے لئے تیار ہوگئے اور ان کو ''بونی'' میں اے سی کے دفتر میں پیش کیا، جہاں ان کو خفت کا سامنا کرنا پڑا، پھر اسی سال مسلمانوں نے ''جامع مسجد بونی'' میں جلسہ عام کا انعقاد کیا تو آغاخانی لوگ دوران جلسہ مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے، مسجد پر پتھر برسائے، لاؤڈ اسپیکر توڑ دیئے، علماء کو آٹھ گھنٹے تک مسجد کے اندر محصور کیے رکھا، یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے چترال میں پھیل گئی تو پچاس ہزار کے لگ بھگ مسلمان ''بونی'' پہنچ گئے، جہاں اسماعیلی اہلکاروں نے سرکاری اسلحہ سے نہتے مسلمانوں کے جلوس پر فائرنگ کردی، جس سے چند نوجوان شہید ہوگئے تو مسلمانوں نے مشتعل ہوکر آغاخان ہاسٹل بونی کو آگ لگادی اور پورے چترال میں سنی مسلمانوں اور اسماعیلیوں کے آپس میں فائرنگ کے تبادلے ہوئے، لیکن ایسے حالات میں چترال انتظامیہ خواب خرگوش کے مزے لیتی رہی اور حالات کا نوٹس تک نہیں لیا، اس وقت بھی حالات کو کنٹرول کرنا علماء کے مرہون منت ہے۔

آغاخانیوں نے جب مسلمانوں کی غیرت ایمانی کو دیکھا، تو وہ سمجھ گئے کہ قوت کے ذریعے مسلمانوں کو زیر نہیں کیا جاسکتا تو انہوں نے دولت اور خزانوں کے دروازے کھول دیئے اور مسلمانوں کو دولت کے ذریعے پچھاڑنے کی کوشش کی، جگہ جگہ خدمت خلق کے روپ میں سکولز، کالجز وغیرہ، تعمیر کرکے لوگوں کے دل جیتنے کا عزم کیا اور مسلمانوں کے عقائد ونظریات پر ڈاکا ڈالنے کی کوشش شروع کردی تو ان کی اس امداد کو ولی کامل، عالم باعمل مولانا مستجاب صاحبؒ نے حرام قرار دے کر اس کے خلاف پمفلٹ اور رسالے شائع کرائے، جگہ جگہ اجتماعات اور جلسے منعقد کرکے مسلمانوں کو اس زہر سے دور رہنے کی تلقین کی تو چترال کے مسلمانوں نے اپنی غربت کو ترجیح دی، مگر آغاخانی امداد کو ٹھوکر ماردی۔ رفتہ رفتہ آغاخانیوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کردیں اور تیسرا وار چترال کے مسلمانوں پر اس طرح کیا کہ چترال کے معتبر اور سرکردہ افراد کو بھاری رقم دے کر اپنے اعتماد میں لیا اور ان کے ذریعے مسلمانوں کو شکار کرنا چاہا تو سب سے پہلے اس وقت کے ممبر قومی اسمبلی محی الدین (جو پہلے سے منتظر تھے) اس جال میں پھنس گئے اور بھاری رقم بٹور کر آغاخانیوں کی گود میں بیٹھ کر علماء کرام پر تیر برسانا شروع کردیے، پریس کلب چترال میں پریس کانفرنس کرکے اس مستشرق نے علماء کرام کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا اور چترال کی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ قرار دیا اور ملاکنڈ انتظامیہ سے ان علماء کے خلاف فوری کارروائی کرنے اور ان کو پابند سلاسل کرنے کا مطالبہ کیا تو ملاکنڈ انتظامیہ نے علماء کے خلاف پہلا اقدام یہ کیا کہ سرکردہ علماء کو ضلع بدر کیا اور بعض علماء کو جو سکول ٹیچر تھے، ان کا دور دراز علاقوں میں تبادلہ کرادیا اور یوں چترال میں آغاخان فاؤنڈیشن کے لئے راہ ہموار کی اور محی الدین نے علماء کے خلاف وہ بکواسات کیں کہ شاید اسماعیلیوں کو بھی اس کی جرأت نہ ہو۔

آغاخان کی طرف سے ملنے والی اسّی ملین ڈالر کی امداد کو چترال کی ترقی کے لئے سنگ میل قرار دیا اور مزید کہا کہ: میں چترال کی ترقی کے لئے کام کرنے والی ہر تنظیم کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ ایسی بیان بازی سے ان کا مقصد اپنے ذاتی مفادات کے تحفظ کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ موصوف پاکستان کے کرپٹ سربراہوں میں شمار ہوتے ہیں، جس نے سرکاری فنڈز کو اپنے ذاتی مفادات میں صرف کرکے عوام کو آغاخانی فنڈ زدے کر دھوکہ دیا۔

مولانا عبیداللہ چترالی شہیدؒ کی اٹھارہ سالہ ضلع بدری بھی محی الدین کی مرہون منت ہے جو مولانا موصوف کو تخریب کار اور دہشت گرد قرار دے کر گرفتار

بھی کرایا تھا۔ مولانا چترالی شہیدؒ اٹھارہ سالہ ضلع بدری کی طویل مدت گزار کر جب چترال تشریف لائے تو اسماعیلیوں پر بجلی بن کر گرے، گلگت سے چترال تک ان کے خلاف علمِ بغاوت بلند کرکے ان کی مذموم سازشوں کو طشت ازبام کیا اور مسلمانوں کے دلوں میں آغاخانیت کی نفرت کوٹ کوٹ کر بھر دی۔ مولانا موصوفؒ نے ان کے خلاف سب سے پہلے ۱۹۸۱ء میں کتاب ''اسماعیلی قرآن وحدیث کی روشنی میں'' لکھی اور ان کے کفریہ عقائد سے مسلمانوں کو آگاہ کیا تو آغاخانیوں کے لئے یہ سب سے بڑی رکاوٹ بن گئی، انہوں نے زیرزمین منصوبے اور منظم سازش کے تحت مولانا چترالیؒ کو ۱۹ اگست ۱۹۹۹ء کو ان کے بھتیجے سمیت ان کے آبائی گاؤں میں شہید کردیا، ان کے قاتل افضل حسین کو بھی سازش کے تحت خود اسماعیلی نے گولی مار کر ہلاک کردیا اور خودکشی کا لبادہ پہنا کر اس کیس کو چھپانا چاہا، لیکن پوسٹ مارٹم کے ذریعے اسماعیلیوں کی ساری کارروائی سامنے آگئی۔ اس وقت بھی مسلمان مشتعل ہوکر جلوس در جلوس نکل آئے تھے، لیکن انتظامیہ نے پہلے سے اس کے لئے منظم پلاننگ تیار کی تھی، جس کی بنا پر مسلمانوں کو کنٹرول کیا اور دوسری طرف قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے لوگوں کو پرامن رہنے کی اپیل کی اور آغاخانی غنڈوں نے چوری چھپے جشن بھی منائے، مٹھائیاں بھی تقسیم کیں، لیکن حکومت کی نااہلی نے مسلمانوں کے جذبات پر پانی پھیر دیا۔ اس وقت بھی مسلمانوں کے دینی جذبہ کو دیکھ کر آغاخانی ہوش وحواس کھو بیٹھے تھے، لیکن حکومت آڑے آگئی۔ اس کے بعد سے آغاخانیوں نے کھلے عام اسلحہ جمع کرنا شروع کردیا، ''چترال'' تو ''بونی'' بجلی کا پاورسروس کے ذریعے اسلحہ جمع کیا گیا، جگہ جگہ اسلحہ خانے قائم کئے گئے اور زیرزمین اسلحہ محفوظ کیا جارہا ہے، آغاخانی گاڑیوں کی چیکنگ نہیں کی جاتی اور ان کے تمام ذخائر کی نگرانی حکومت اور فوج کررہی ہے۔ یہ وہ عیاش اور مکار قوم ہے جو اپنے تمام تر کام دولت کے ذریعے کرنا جانتی ہے۔ یہ حسن بن صباح کی ذریت اپنی راہ میں رکاوٹ کو کبھی بھی برداشت نہیں کرتی اور چترال انتظامیہ کو بھاری رقم دے کر مکمل اپنی سرپرستی کرارہی ہے، ہر جگہ حکومت ان کا دفاع کرتی ہے۔

مولانا عبیداللہ چترالیؒ کی شہادت کے بعد ان کو کھلی چھوٹ مل گئی، یہ چترال کے مضافات میں سادہ عوام کو خدمت خلق کے بہانے خریدنے کی کوشش کرتے ہیں، ان میں بھاری رقوم تقسیم کرکے ان کی ذہن سازی کی جارہی ہے، جگہ جگہ ہسپتال اور بجلی گھر تعمیر کرکے لوگوں کے دل جیتنے کی کوشش کررہے ہیں، سکولز اور کالجز قائم کرکے انتہائی کم فیس مقرر کرکے مسلمان بچوں کے ذہنوں کو خراب کررہے ہیں، ان اداروں میں بالغ لڑکے لڑکیوں کو مخلوط بٹھا کر ان کے ذہنوں کو اسلامی تعلیمات سے صاف کیا جارہا ہے، ان اداروں میں پڑھانے والی وہ حیاباختہ لیڈیز ہیں، جو نیم برہنہ ہیں اور اسلامیات پڑھارہی ہیں اور ناخواندہ لڑکیوں کے لئے دس روزہ، پندرہ روزہ کورسز منعقد کراکر ہنر سکھانے کے بہانے، فحاشی وعریانی کا درس دیا جارہا ہے، جن سے نکل کر وہ لڑکیاں اسلامی عقائد ونظریات پر طرح طرح کے اعتراضات کرتی ہیں اور اپنے شرعی لباس سے دور ہوتی جارہی ہیں۔ اب بھی چترال میں بیرون ممالک کی سو سے زائد این جی اوز اسی مقصد کو پروان چڑھانے کے لئے سرگرم عمل ہیں، ان کی سرپرستی آغاخانی کررہے ہے، ان تمام تر مکروہ عزائم وسازشوں کے خلاف واحد محاذ مذہبی وسیاسی جماعت جمعیت علماء اسلام ہے جو ان کے تمام حملوں کو روکنے میں کردار ادا کرتی آرہی ہے، ان عیاروں کے خلاف آواز اٹھانے والے افراد بھی حکومت کی گرفت سے نہیں بچ سکتے۔ ۲۰۰۴/۵ء میں چترال کا ایک پسماندہ علاقہ ''گوہ کیر'' میں آغاخان فاؤنڈیشن کی گاڑی میں چند افراد آکر سنی مسلمانوں میں رقوم تقسیم کررہے تھے تو ایک مقامی عالم، مولانا عبدالحق عرف سنگین نے ان کا تعاقب کیا، اگلے روز اس عالم صاحب کو اے سی کے دفتر میں پیش کیا گیا، مولانا چونکہ سکول میں اسلامیات ٹیچر تھے تو اس حرکت کی وجہ سے ان کا دوردراز علاقے میں تبادلہ کردیا گیا۔ اس طرح کے بہت واقعات ہیں، جن میں حکومت کی مکمل سرپرستی ان کو حاصل ہے اور یہ کھلے عام اپنی بدمعاشی کررہے ہیں۔

فروری ۲۰۱۱ء میں مستوج کے علاقہ ''بریپ'' میں ایک حافظ عالمہ کا ظالمانہ قتل بھی ان کی دہشت گردی پر دال ہے، جس کو شدید برفباری کی رات شہید کرکے مٹی میں دبادیا، اور پھر اس کیس کو خودکشی کا رنگ دے کر اپنی جان چھڑانے کی کوشش کی، لیکن حکومت نے جمعیت علماء اسلام کے بھرپور احتجاج اور مسلسل جدوجہد سے قاتلوں کو گرفتار کرلیا ہے اور شہیدہ کی لاش کا پوسٹ مارٹم کرنے کے بعد سزا سے متعلق فیصلہ سنادیا جائے گا، لیکن اس واقعے میں بھی حکومت نے کسی حد تک اس کیس کو دبانے کی کوشش کی، لیکن جے، یو، آئی نے اس کے خلاف آواز اٹھاکر قاتلوں کو گرفتار کرایا اور لاش کو پوسٹ مارٹم کرنے کا حکم صادر کرایا۔ ایسے مشکل حالات میں، چترال سے دوردراز رہنے والے تمام علماء وطلباء کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ وہ اپنے تمام تر ذاتی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر اس سفید ہاتھی کے سامنے متحدہ محاذ بنائیں، آج بھی چترال کے لئے مولانا عبیداللہ شہیدؒ کی طرح لائق وفائق، عالم باعمل اور نڈر قیادت کی ضرورت ہے، جو ان تمام سازشوں کو طشت ازبام کرکے مسلمانوں کو ہمیشہ اس زہریلے سانپ سے بچانے کی فکر کرے۔ تمام علماء وطلباء چترال آغاخانیت کی نفرت کو نئی نسل کے دلوں میں کوٹ کوٹ کر بھردیں، اس کے خلاف پمفلٹ، رسائل اور اسٹیکرز شائع کرکے ان کی سازشوں کو بے نقاب کریں۔ ورنہ مسلمانوں کے عقائد خراب ہونے کا خدشہ ہے اور اس کا جواب روز قیامت ہمیں دینا پڑے گا۔

شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات

دوسری قسط

نام نہاد مبلغ وحید الدین خان

محمد عبداللہ بن عباس

دین دشمن قوتوں کا آلۂ کار

پاکستان کے عظیم محقق، معلم، مفکر و استاذ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ لکھتے ہیں کہ:

’’میں نے جب وحید الدین خان کی کتاب ’’شتم رسول کا مسئلہ‘‘ کا مطالعہ کیا تو مجھے بار بار اس کی سوچ، اس کی فکر اور اس کی دعوت کے ڈانڈے قادیانیت سے ملتے محسوس ہوئے‘‘۔

وحید الدین خان صاحب کی چند تحریریں جو انہوں نے ناموس رسالت کی ضد میں تحریر کیں ملاحظہ فرمائیں، لکھتے ہیں:

۱……’’موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کا عام خیال یہ ہوگیا ہے کہ پیغمبر کے ساتھ گستاخی یا اس کا استہزاء، ایک ایسا جرم ہے جو علی الاطلاق طور پر مجرم کو واجب القتل بنا دیتا ہے، یعنی جیسے ہی کوئی شخص ایسے الفاظ بولے جن سے مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی نظر آئے، اسے فوراً قتل کر دیا جائے۔ اس قسم کا مطلق نظریہ شرعی اعتبار سے بے بنیاد ہے۔ اسلام میں اس کے لئے کوئی حقیقی دلیل موجود نہیں‘‘۔

(الرسالہ جون/۱۹۸۹ء ص:۱۴)

وہ اک دھبہ ہے علم و آگہی کے نام پر
تیرگی پھیلا رہے ہیں روشنی کے نام پر

لکھتے ہیں:

۲……’’کیا اس کے بعد بھی اس میں شبہ کی کوئی گنجائش باقی ہے کہ رسول اللہ کی شان میں گستاخی بجائے خود مستوجب قتل جرم نہیں ہے؟ کسی کے واجب القتل ہونے کے لئے اس کے ساتھ کچھ مزید اسباب درکار ہیں؟ مثلاً ریاست اسلامی سے بغاوت۔ چند افراد جو دور اول میں قتل کئے گئے ہیں، ان کا معاملہ اسی دوسرے حکم کے تحت آتا ہے، انہیں ریاست سے بغاوت کے جرم میں قتل کیا گیا، نہ کہ مجرد گستاخی رسول کے جرم میں‘‘۔

(الرسالہ جون ۱۹۸۹ء ص:۲۳،۲۴)

اب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں لکھتے ہیں:

۳……’’ایسی حالت میں جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر کے ساتھ گستاخی علی الاطلاق طور پر مستوجب قتل جرم ہے، وہ ایک ایسی بات کہتے ہیں، جس کے لئے ان کے پاس قرآن و سنت کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے‘‘۔ (الرسالہ جون ۱۹۸۹ء ص:۲۶)

نئے صنم کدوں میں آ گئے نئے نئے بت
نئے بتوں کی نئی گھات سے خدا کی پناہ

لکھتے ہیں:

۴……’’اگر مسلمان یہ کہتے ہیں کہ سلمان رشدی کی کتاب سے ہمارے جذبات مجروح ہوئے ہیں اور ہم تو اس کو قتل کر کے رہیں گے، تو میں کہوں گا کہ ’’مسلمانوں کے جذبات کا مجروح ہونا‘‘ اسلام کے قانون جرائم کی کوئی دفعہ نہیں ہے۔ مسلمان اگر اس قسم کی کارروائی کرنا چاہتے ہیں تو اسے اپنی قومی سرکشی کے نام پر کر سکتے ہیں، مگر اسلام کے نام پر انہیں ایسا کرنے کا کوئی حق نہیں۔ اگر وہ اسلام کے نام پر اس قسم کا فعل کریں تو انہیں ڈرنا چاہئے کہ ایک مجرم کو سزا دینے کی کوشش میں وہ خود اپنے آپ کو اللہ کی نظر میں زیادہ بڑا مجرم نہ بنا لیں‘‘۔ (الرسالہ جولائی ۱۹۸۹ء ص:۱۸)

قارئین کرام! صحابہ کرام رسول اکرم ﷺ کے براہ راست شاگرد تھے، اسلام کے سارے احکام ان کے سامنے نازل ہوئے۔ قرآنی آیات کے اسباب نزول اور ارشادات نبوی ﷺ کے پس منظر، احکام کے مدارج اور ناسخ و منسوخ سے ان سے زیادہ کون واقف ہو سکتا ہے؟ ان کا فہم دین حجت ہے:

’’عن [illegible] : أتی عمرؓ برجل سب النبی ﷺ فقتله، ثم قال عمرؓ: من سبّ الله أو سبّ احداً من الانبیاء فاقتلوه‘‘. (الصارم المسلول علی شاتم الرسول تصنیف شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ)

ترجمہ:……’’حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے پاس ایک ایسا شخص لایا گیا، جس نے رسول اکرم ﷺ کو سب و شتم کیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے اسے قتل کر دیا۔ پھر فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کو یا کسی نبی کو برا بھلا کہا، اسے قتل کر دو‘‘۔

کارواں کو لوٹنے کے لئے
راہ زنوں نے دیئے جلائے ہیں

لکھتے ہیں:

۵……’’اس سے معلوم ہوا کہ کوئی چیز ہے جو ’’قتل شاتم‘‘ سے بھی زیادہ قابل لحاظ ہے اور وہ اسلام کے دین رحمت کی تصویر ہے۔ اسلام کی دعوتی تصویر

بگڑنے کا اندیشہ ہو تو ایک شخص کے کھلے ہوئے سب وشتم اور اس کی شدید ایذا رسانی کے باوجود اسے قتل نہیں کیا جائے گا، بلکہ اسے نظر انداز کر کے چھوڑ دیا جائے گا۔ اسلام میں سب سے زیادہ قابل لحاظ چیز دعوتی مصلحت ہے، دعوتی مصلحت اسلام میں سپریم حیثیت کا درجہ رکھتی ہے۔ دعوتی مصلحت کی خاطر ہر دوسری چیز کو نظر انداز کر دیا جائے گا، خواہ وہ بجائے خود کتنی ہی سنگین نظر آتی ہو۔ مسلمانوں کے دلوں کا مجروح ہونا، اگر کسی معاملہ میں مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہوں تو انہیں اپنے جذبات کو دبانا چاہئے، نہ کہ وہ جذبات کا بے جا اظہار کریں اور دعوت کے قیمتی مصالح کو برباد کر کے رکھ دیں۔"

(الرسالہ جولائی ۱۹۸۹ء ص:۲۲)

مکی زندگی میں رسول اللہ ﷺ کو سب وشتم کرنے والے کفار تھے۔ اس وقت تک مسلمانوں کو یک طرفہ طور پر صبر واعراض کا حکم تھا، اسلام کے تعزیراتی قوانین مکی دور میں نازل نہیں ہوئے تھے اس لئے رسول اکرم ﷺ نے اپنی ذات مبارکہ کو سب وشتم کرنے والوں سے کوئی تعرض نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ کی مدنی زندگی میں، خصوصاً مدنی زندگی کے آخری حصہ میں ایسی بہ کثرت مثالیں ملتی ہیں کہ شاتمین رسول کو قتل کرنے پر حضور اکرم ﷺ نے بعض صحابہ کرامؓ کو مامور فرمایا، بعض صحابہؓ سے رسول اللہ ﷺ نے ان کے اس اقدام پر نہ صرف یہ کہ باز پرس نہیں فرمائی، بلکہ اس پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور اس اقدام قتل کو اللہ اور رسول ﷺ کی نصرت قرار دیا۔ اس نوع کے کثیر واقعات تاریخ سے ثابت ہیں۔

وحید الدین خان صاحب دعوت، دعوت کی رٹ لگاتے ہیں، مگر حضور ﷺ نے دعوت بھی دی ہے، جہاد بھی کیا ہے، تعزیرات میں سزائیں بھی دی ہیں، صرف دعوت ہی حضور ﷺ کا خاصہ نہ تھا۔ وحید الدین خان کا غزالی ہند بننے کا شوق امت میں انتشار پیدا کر رہا ہے۔

حسین سانپ کے نقش و نگار خوب سہی
نگاہ زہر پہ رکھ خوش نما بدن پہ نہ جا

ایک جگہ رقمطراز ہوتے ہیں:

۲۔۔۔۔۔"سلمان رشدی نے بلاشبہ توہین رسول اور اسلام دشمنی کا ثبوت دیا ہے۔ حقیقت واقعہ کے اعتبار سے وہ سخت سزا کا مستحق ہے، لیکن مسلمان اگر اس کے خلاف قاتلانہ کارروائی کریں تو ہرگز ایسا نہیں ہوگا کہ لوگ یہ کہیں کہ مسلمانوں نے ایک اسلام دشمن کو قتل کر دیا، بلکہ لازمی طور پر ایسا ہوگا کہ لوگ یہ کہنے لگیں گے کہ مسلمان آزادی کے قائل ہیں۔ اسلام کا اصل انحصار تلوار کی طاقت پر ہے، نہ کہ دلیل کی طاقت پر۔ ہمیں اس حقیقت کو جاننا چاہئے کہ موجودہ زمانہ آزادی فکر کا زمانہ ہے۔ موجودہ زمانہ میں آزادی فکر کو سب سے بڑی قدر کا درجہ دیا گیا ہے۔ موجودہ زمانہ میں آزادی خیر اعلیٰ کی حیثیت رکھتی ہے، آج کا انسان کسی ایسے مذہب یا نظام کو غیر مہذب اور وحشیانہ سمجھتا ہے جو آزادی فکر کو تسلیم نہ کرتا ہو۔ ایسی حالت میں باعتبار نتیجہ سب سے بڑی اسلام دشمنی یہ ہوگی کہ کوئی ایسا عمل کیا جائے جو دنیا والوں کو یہ کہنے کا موقع دے کہ اسلام آزادی فکر کا قائل ہے، اس لئے وہ ایک وحشیانہ مذہب ہے۔ اس معاملہ میں سنت رسول کا تقاضا یہ ہے کہ اسلام کو اس "بدنامی" سے بچایا جائے، خواہ اس کی جو بھی قیمت دینی ہو اور اس کے لئے کتنی ہی بڑی چیز کو برداشت کرنا پڑے۔"

(الرسالہ جولائی ۱۹۸۹ء ص:۲۳)

وحید الدین خان نے آزادی فکر ورائے کو خیر اعلیٰ قرار دیا ہے اور آزادی کے مغربی تصور کی حمایت کی ہے۔ اس غلط موقف کو اختیار کرنے کے نتیجہ میں خان صاحب غیر شعوری طور پر وہاں پہنچ گئے، جہاں وہ شعوری طور پر ہرگز جانا پسند نہیں کریں گے۔ دیکھئے! اس غلط موقف کے اختیار کرنے کا انجام کیا نکلا ہے؟ "رسول ﷺ کو برا کہنا آزادی رائے ہے۔ اور ہر آزادی رائے خیر اعلیٰ کی حیثیت رکھتی ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ رسول کو برا کہنا خیر اعلیٰ کی حیثیت رکھتا ہے۔"

آزادی رائے کو خیر اعلیٰ قرار دینا مغربی فکر وفلسفہ سے مرعوبیت کی دلیل ہے۔ جدید علم کلام کا تقاضا یہ تھا کہ وہ عقلی دلیلوں سے یہ ثابت کرتے کہ ہر آزادی رائے خیر اعلیٰ نہیں ہے۔ اور شاتم رسول کی سزا قتل ہی ہونی چاہئے۔ جیسا کہ فی الواقع اسلامی شریعت میں ہے۔ عقلی استدلال کا سلیقہ انہیں آتا ہے اور بہت سے اسلامیات پر لکھنے والوں سے زیادہ آتا ہے۔ افسوس یہ ہے کہ مغربی نظریئے کا دواس ان کے اندر حلول کر گیا اور اس قصے میں وہ مسلمانوں کے مخالفین کے کیمپ میں شامل ہو گئے۔ وحید الدین خان کے اس انحراف اور بعض دوسرے انحرافات کا سرچشمہ ان کا ناقص تصور دین ہے۔

Sonara Gold Colection
سونارا گولڈ کلیکشن
NP1/59 مرادلوہار اسٹریٹ، صرافہ بازار، میٹھادر کراچی
Cell: 0300-8932894, 0313-8932894

جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ کے استاذ مولانا سید عبداللہ عباس ندوی لکھتے ہیں:

’’آزادی کی تعریف یہ ہے کہ دوسروں کی آزادی مجروح نہ ہو۔ کروڑوں انسانوں کے قلوب کو مجروح کردینا آزادی نہیں ہے۔ وحید الدین خان اس بات کو نہیں سمجھے اور وہ آزادی تقریر کا پیدائشی حق ایسے شخص کو دینا چاہتے ہیں جو دوسروں کی آزادی پر حملہ آور ہے۔ ان سے کہئے کہ آزادی تقریر سے فائدہ اٹھاکر وہ لال قلعہ کی چھت پر کھڑے ہوکر گاندھی جی، نہرو جی اور اندرا جی کو مغلظات سنائیں، پھر پولیس انہیں بتادے گی کہ آزادی تقریر اور آزادی تحریر کے حدود کیا ہیں؟ کہا جاتا ہے کہ لندن کے ہائیڈ پارک میں اسپیکر کارنر میں آزادی تقریر کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ جو چاہے، جس کا جی چاہے گالیاں دے، مگر وہاں بھی شرط ہے کہ حضرت عیسیٰؑ، حضرت مریمؑ اور ملکۂ وقت کے خلاف ایک حرف بھی زبان سے نہ نکالے۔‘‘

(اسلام میں اہانت رسول کی سزا از ڈاکٹر مولانا محسن عثمان ندوی)

وحید خان صاحب کہتے ہیں:

’’قرآن میں پیغمبروں کے ساتھ استہزاء کا جرم بار بار آیا ہے، مگر مجرم کے لئے سزائے قتل کا اعلان سارے قرآن میں کہیں موجود نہیں۔‘‘

جواب یہ ہے کہ اصل گفتگو تو اسلامی شریعت کے بارے میں ہورہی ہے اور احادیث کے نصوص سے قتل کی سزا ثابت ہے اور نص قرآنی سے بھی مفسرین نے اس کا اثبات کیا ہے اور بالفرض اگر صرف احادیث ہی سے قتل کی سزا ثابت ہوتی ہوتو کیا وہ منکرین حدیث کی طرح احادیث کا انکار کردیں گے؟۔ شراب نوشی کی حد کا ذکر قرآن میں کہیں نہیں ہے، یہ حد صرف حدیثوں سے ثابت ہوتی ہے، وحید الدین خان اس حد کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

’’رسول اللہ ﷺ دعوت اسلام کے لئے طائف تشریف لے گئے، جہاں عبدیالیل اور دوسروں نے آپ ﷺ کے ساتھ گستاخیاں کیں اور آپ ﷺ کا جسم خون آلود ہوگیا، ملک الجبال نے آکر آپ ﷺ کو سلام کیا اور کہا کہ میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں، اگر آپ کہیں تو میں ان دونوں پہاڑوں کو ملاکر طائف کی بستی کو پیس دوں؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

’’ارجوان یخرج اللہ من اصلابھم من یعبد اللہ و لایشرک بہ شیئا‘‘۔

ترجمہ:.....’’مجھے امید ہے کہ اللہ ان کی نسل سے ایسے لوگوں کو نکالے گا جو اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے‘‘۔

جواب یہ ہے کہ یہ حضور ﷺ کی مکی زندگی کا واقعہ ہے، جب شریعت کے احکام نازل نہیں ہوئے تھے۔ شریعت کا حکم بیان کئے جانے اور نافذ کرنے سے بہت پہلے کا واقعہ کسی بھی اعتبار سے اور کسی منطق سے شاتم رسول کی سزائے قتل سے انکار کی دلیل نہیں بن سکتا۔

’’دلیل یہ دی گئی ہے کہ سلمان رشدی نے اپنا یہ نظریہ اس قصے کی بنیاد پر گھڑا ہے، جسے غرانیق کا قصہ کہا جاتا ہے۔ یہ قصہ اس وقت گھڑا گیا جب آپ مکہ میں تھے اور آپ ﷺ نے یہ اعلان نہیں فرمایا کہ اس واقعہ کے گھڑنے والوں کو قتل کردو۔‘‘

جواب یہ ہے کہ وحید الدین خان خود یہ اقرار کررہے ہیں کہ یہ مدینے کی اسلامی حکومت قائم ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب شاتم رسول کی سزا بیان نہیں کی گئی تھی۔ علاوہ ازیں وحید الدین خان شتم کا لغوی مفہوم تو سمجھتے ہوں گے، وہ یہ بتائیں کہ اس واقعہ کا شتم سے کیا تعلق ہے؟

’’سہیل بن عمرو اور عکرمہ بن ابی جہل کو آپ ﷺ نے ان کی گستاخیوں کے باوجود معاف کردیا اور انہیں قتل نہیں کیا‘‘۔

وحید الدین خان نے صحیح لکھا ہے کہ سیرت میں بعض ایسے واقعات مل جاتے ہیں، جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سب وشتم کے باوجود آپ ﷺ نے معاف کردیا اور انہیں قتل نہیں کیا، اور سب سے نمایاں نام تو کعب بن زہیر کا ہے، جن کا مدحیہ قصیدہ ’’بانت سعاد‘‘ مشہور ہے۔ افسوس یہ ہے کہ خان صاحب صحیح تجزیہ نہ کرسکے کہ کیوں ایسا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی شاتم رسول کو بھی معاف نہیں کیا گیا اور اس کے قتل پر صحابہ کرامؓ اور ائمہ مجتہدین کا مکمل اجماع ہوگیا۔ یہاں یہ بات اچھی طرح سمجھ لینے کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی آتی تھی اور بذریعہ وحی غیر متلو آپ ﷺ کو متعلقہ شخص کے بارے میں یہ اطلاع بھی دے دی جاسکتی ہے کہ وہ ہدایت الٰہی سے بہرہ یاب ہوگا اور اسلام قبول کرلے گا۔ مزید یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ذات صاحب معاملہ ہے اور صاحب معاملہ کو یہ حق ہے کہ زیادتی کرنے والے کو معاف کردے۔ اسے قصاص کی مثالوں سے بخوبی سمجھا جاسکتا ہے، اگر خود مقتول کے ورثاء قاتل کو معاف کرنا چاہیں تو قاتل کا خون معاف ہوسکتا ہے اور اس کی زندگی بچ سکتی ہے، لیکن مقتول کے ورثاء کے سوا اور کسی کو معاف کرنے کا یہ حق نہیں ہے۔ اسی طرح خود پیغمبر ﷺ کو یہ حق تھا کہ کسی گستاخی کرنے والے کو معاف کردے، لیکن آپ ﷺ کے بعد کسی کو یہ حق باقی نہیں رہا کہ آپ ﷺ کی طرف سے معافی کا اعلان کرے، اسی لئے احناف اور بیشتر ائمہ، شاتم رسول کی توبہ کو قابل قبول نہیں سمجھتے ہیں۔ امام طحاویؒ اور امام سرخسیؒ کا بھی یہی مسلک ہے۔ اس حقیقت کو سمجھنے کے لئے فتاویٰ اور فقہ کی مشہور کتاب ’’درمختار‘‘ کا یہ اقتباس ملاحظہ کیجئے، جس سے یہ ثابت ہوگا کہ شاتم رسول کی توبہ بھی قابل قبول نہیں۔

(جاری ہے)

فتنہ گوہر شاہی اور انجمن سرفروشان اسلام

محمد شعیب کراچی

گوہر علی شاہ سری نگر کشمیر کا رہائشی تھا۔ وہاں اس پر قتل کا الزام لگا تو فرار ہو کر راولپنڈی میں آ کر پناہ لی۔ مگر جب یہاں پولیس پیچھے پڑی تو بھاگ کر تحصیل گوجر خان کے ایک جنگل میں آ کر ڈیرا ڈال دیا۔ کچھ ہی عرصے میں فقیری کا روپ دھارا اور سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنا شروع کر دیا۔ جب ''بابا گوہر علی شاہ'' کے پیری فقیری کے کلّے مضبوط ہو گئے، تو رفتہ رفتہ یہاں آبادی ہونے لگی اور پھر پورا علاقہ آباد ہو گیا، جس کا نام ''بابا گوہر علی شاہ'' کے نام پر ''ڈھوک گوہر علی شاہ'' رکھا گیا۔ بابا گوہر علی شاہ تو پھر فوت ہو گیا، مگر اسکی پانچویں پشت میں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام ریاض احمد رکھا گیا۔ ریاض احمد نے موٹر مکینک کی دکان کھولی مگر یہ کاروبار نفع بخش ثابت نہ ہوا تو اس نے اپنے پردادا کی روش پر چلتے ہوئے پیری مریدی کا سلسلہ شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے لئے اس نے ملک بھر کے مختلف مزارات کا دورہ کیا اور پیری مریدی کے نت نئے طریقے سیکھے، پھر سندھ کے پسماندہ اور غیر تعلیم یافتہ طبقے کو پھانسنے کا پروگرام بنایا اور حیدر آباد آ کر گمراہی کا بازار لگا دیا۔ بالآخر 1980ء میں کوٹری کی خورشید کالونی میں ''انجمن سرفروشان اسلام'' نامی جماعت کا اعلان کر دیا۔ (دیکھئے روحانی سفر ص 38۔39)

ریاض احمد گوہر شاہی اپنے آپ کو مامور من اللہ، مہدی اور تمام انسانوں کا نجات دہندہ قرار دیتا ہے۔ (سالنامہ گوہر 1997ء ص 8، حق کی آواز ص 29)

لیکن اگر اس کے ذاتی کردار پر نظر ڈالی جائے تو وہ کسی حد تک بھی قابل بیان نہیں۔ اس کی ساری زندگی عیش و عشرت اور شہوت پرستی میں گذری۔ نشہ بازی، چرس اور بھنگ اس کے نزدیک حلال تھی۔ غیر محارم سے اختلاط اس کے مذہب کا خصوصی امتیاز، بلکہ یہی وہ جال ہے کہ جس کے ذریعے ہماری نوجوان نسل کو گمراہ کر کے تباہی آخرت کا سامان کرتے ہیں۔

(دیکھئے روحانی سفر ص 30 تا 40)

گوہر شاہی نے اپنے مذہب کے جو عقائد بیان کئے ہیں، وہ قرآن و سنت کے بلکل خلاف ہیں۔ وہ دین اسلام تو کجا کسی بھی شریعت سے میل نہیں کھاتے۔ اس نے انبیاء و اولیاء حتی کہ اللہ تعالی کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے سخاوت کے وہ دریا بہائے ہیں کہ وہ کسی بھی درجے میں مرزا قادیانی سے کم دکھائی نہیں دیتا۔ اللہ تعالی کے بارے میں وہ لکھتا ہے:

''اسی نقطے کی تلاش میں طالبوں کی
عمر برباد ہوتی ہے اسی نقطے سے مجبور خدا کی
ذات ہوتی ہے۔'' (تریاق قلب ص 7)

• نشتر پارک کراچی میں جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہتا ہے:

''کبھی خواجہ کے روپ میں، کبھی
داتا کے روپ میں، وہ تو اسی دنیا میں گھومتا
رہتا ہے۔'' (بحوالہ آڈیو کیسٹ، خطاب نشتر
پارک کراچی، جاری کردہ: سرفروش پبلشرز)

اس کے برعکس اسلام کا عقیدہ تو یہ ہے کہ:

''اللہ تعالی عرش پر موجود ہے۔ اس
کا علم ہر جگہ سے متعلق مکمل ہے۔ کائنات کی
کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔ وہ کسی
سے مجبور نہیں، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

گوہر شاہی کا کہنا یہ بھی ہے کہ نجات کے لئے ایمان کی ضرورت نہیں۔ نعوذ باللہ کیا اللہ رب العزت نے جو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو دین و مذہب کی تعلیم کے لئے مبعوث فرمایا تھا وہ سب غلط تھا؟؟؟ ان کا ایمان کی دعوت دینا بیکار تھا؟ کیونکہ آنجناب کے مطابق نجات کے لئے ایمان کی نہیں محبت کی ضرورت ہے، چنانچہ لکھتا ہے:

''جس دل میں خدا کی محبت ہے وہ
خواہ کسی مذہب سے ہے یا نہیں، وہ جہنم میں
نہیں جا سکتا۔'' (یادگار لمحات ص 28)

جبکہ اسلامی عقیدہ اس سے سراسر مختلف ہے۔ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

''جو شخص دین اسلام کے سوا کسی
اور دین کو پسند کریگا تو وہ قبول نہیں کیا
جائیگا۔'' (آل عمران 85)

گوہر شاہی کے نزدیک نماز، روزہ، زکوۃ، حج، میں عبادت ہے روحانیت نہیں، روحانیت کا تعلق دل کی ٹک ٹک کے ذریعے اللہ اللہ کرتا ہے۔'' (حق کی آواز ص 3)

ریاض احمد گوہر شاہی کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ قرآن مجید کے دس پارے اور بھی ہیں، کل چالیس پارے ہیں، دس ظاہری دس باطنی۔ ظاہری قرآن عوام کے لئے جبکہ باطنی قرآن خواص کے لئے ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:

''یہ قرآن عوام کے لئے ہے، جس
طرح ایک علم عوام کے لئے جبکہ دوسرا
خواص کے لئے ہے، جو سینہ بسینہ عطا ہوا

ہے۔اسی طرح قرآن مجید کے دس پارے اور ہیں۔“ (حق کی آواز ص:52)

اسی طرح نشتر پارک کراچی میں اپنے خصوصی خطاب میں کہتا ہے:

”پھر یہ قرآن کچھ اور بتاتا ہے اور وہ پارے کچھ اور“

اس بات کی تشریح کرتے ہوئے کہتا ہے:

”یہ قرآن تو نماز پڑھنے کا حکم دیتا ہے جبکہ وہ پارے تو نماز پڑھنے کو گناہ قرار دیتے ہیں، یہ قرآن تو کعبۃ اللہ کی طرف بلاتا ہے اور پارے کعبے کی طرف جانے سے روکتے ہیں، یہ قرآن تو زکوٰۃ ڈھائی فیصد بتاتا ہے جبکہ وہ پارے زکوٰۃ ساڑھے ستانوے فیصد بتاتے ہیں۔“ (بحوالہ آڈیو کیسٹ خصوصی خطاب نشتر پارک کراچی)

گوہر شاہی نے اپنی ہوس کو قانونی شکل دینے کے لئے نعوذ باللہ دین اسلام کے بخئے ادھیڑ دئے، اسلام کو عوام اور خواص کے لئے دو الگ الگ حصوں میں تقسیم کردیا۔ہم جب قرآن مجید، احادیث مبارکہ، خلفاء راشدین، اصحاب پیغمبر اور امت کے اجتماعی عمل کو دیکھتے ہیں تو ہمیں کہیں بھی عوام اور خواص کے لئے الگ الگ دین دکھائی نہیں دیتا، بلکہ یہ تو وہ دین ہے جس میں ایک عام شہری بھری مسجد میں منبر پہ کھڑے خلیفہ پر اعتراض کرسکتا ہے کہ سب مسلمانوں کو تو ایک ایک کپڑا ملا، عمر!! تمہارے پاس دو کیسے؟؟؟ امت مسلمہ کے لئے سب سے بڑی اور سب سے عظیم ہستی اس روئے زمین پر سرکار دو عالم محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات تھی۔آپ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اتنی عبادت کرتے کہ پاوں میں ورم آ جاتا۔ کیا آج کے گوہر شاہی کے لئے نماز معاف ہوگئی؟؟؟ نعوذ باللہ کیا وہ آقا مدنی ﷺ سے زیادہ خاص تھا؟؟؟

”اس کا دعویٰ ہے کہ حجر اسود، چاند، اور سورج میں اس کی شبیہ ہے۔“ (دیکھئے حق کی آواز ص:26)

وہ کہتا ہے کہ:

”میں نے باضابطہ کسی مدرسے میں تعلیم حاصل نہیں کی، البتہ روحانی تعلیم حضور پاک ﷺ سے حاصل کی ہے اور اس وقت بھی حضور ہی مجھے تعلیم دیتے ہیں۔“ (حق کی آواز ص:4)

الغرض ریاض احمد گوہر شاہی کے ان کفریہ اور گمراہ کن عقائد کی بناپر امام کعبہ شیخ محمد بن عبداللہ سبیل سمیت پاکستان بھر کے علماء کرام اور مفتیان عظام نے اسے گمراہ، اہل سنت والجماعت سے خارج اور کافر لکھا ہے۔ اسی بنیاد پر میر پور خاص کی عدالت نے 11 مارچ 2000ء کو گوہر شاہی کو عمر قید 50ہزار جرمانے سمیت 4 مختلف سزائیں سنائیں۔ 2 مئی 1999ء کو ٹنڈو آدم کے معروف بزرگ عالم دین مولانا احمد میاں حمادی صاحب نے اس کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی جس کے نتیجے میں اس پر مقدمہ چلا اور میر پور خاص کی عدالت نے اسے درج ذیل سزائیں اسکی غیر موجودگی میں سنائیں: 1۔زیر دفعہ 295۔A دس سال قید بامشقت مع 5ہزار روپیہ جرمانہ 2۔زیر دفعہ 295۔B عمر قید مع 5ہزار روپے جرمانہ 3۔زیر دفعہ 295۔C عمر قید مع 5ہزار روپے جرمانہ، سات سال قید بامشقت مع 13 ہزار روپے جرمانہ 4۔زیر دفعہ 6(ب) عمر قید اور 50 ہزار روپے جرمانہ۔ساتھ یہ فیصلہ بھی دیا کہ سزائے قید علیحدہ علیحدہ یکے بعد دیگرے نافذ العمل ہونگیں۔مگر گوہر شاہی مقدمہ دائر ہونے کے فوراً بعد ہی پاکستان سے فرار ہوگیا اور کاروائی عدالتی فیصلے سے آگے نہ بڑھ سکی۔

الحمدللہ! علماء کرام کی ان محنتوں کے ثمر یہ فتنہ بہت حد تک دب چکا تھا۔مگر اب ایک بار پھر انجمن سرفروشان اسلام“ متحرک ہونا شروع کردیا ہے۔ گزشتہ کچھ عرصے سے کراچی میں جلسے جلوس کررہے ہیں اور شہر کے کئی علاقوں میں اپنے مونوگرام والے بینرز اور پوسٹر لگار۔ ... الاول کے موقع پر کراچی میں میلاد کے نام پر اجتماعات منعقد کرکے اپنے کفریہ عقائد کا زہر عوام میں گھولتے رہے۔اس موقع پر حکومت کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ان مرتدین کے خلاف ایکشن لے اور انہیں عوام کے دین ایمان کے ساتھ کھیلنے سے روکے۔علماء کرام کو چاہئے کہ وہ مساجد کے منبر ومحراب سے ان گمراہ کن عقائد کو بیان کرکے عوام کی صحیح رہنمائی کریں۔☆☆☆

ختم نبوت کا عقیدہ مسلمان کے بنیادی عقائد میں سے ہے: مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ

کراچی... گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر کے نگران مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ نے برکات مدینہ کالونی میں فاروقیہ آکسفورڈ اکیڈمی کے نتائج کی تقریب سے اساتذہ اور طلبا و طالبات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ انسان کے بنیادی عقائد میں سے ہے، اگر کوئی اللہ تعالیٰ کو مانتا ہے اور انبیاء علیہم السلام کو مانتا ہے، لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتا تو ایسے شخص کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے۔مولانا نے کہا کہ قادیانیت کسی مذہب اور عقیدے کا نام نہیں، بلکہ یہ اسلام کے متوازی ایک دھوکا کا نام ہے، جو سیدھے سادے لوگوں کو اپنے شکنجے میں جکڑ کر ایمان اور اسلام کی بات کرکے اپنا ہم نوا بنا کر ان کا ایمان لوٹ لیتے ہیں۔لہٰذا اس صورت حال کے پیش نظر اساتذہ کی یہ ذمہ داری دوگنی ہوجاتی ہے کہ وہ قوم کے مستقبل کے ہونہاروں کے ایمان کی حفاظت کا فریضہ عملی طور پر سرانجام دیں۔پروگرام کے اختتام پر سالانہ امتحان میں پوزیشن لینے والوں کو شیلڈ بھی دی گئیں۔یہ پروگرام مولانا عبدالماجد مدیر مدرسہ احمد المدارس کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

کراچی ختم نبوت کانفرنس کی مکمل رپورٹ

رپورٹ: مولانا توصیف احمد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ کراچی کے پانچ روزہ دورہ پر تشریف لائے مختلف حلقوں میں پروگرام ہوئے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ پہلا پروگرام حلقہ اسکاؤٹ کالونی میں طے ہوا، جس کی تیاری کے لئے مختلف مساجد میں بیانات ہوئے۔ راقم الحروف نے ۱۱/اپریل بعد نماز عصر جامع مسجد صدیقیہ بعد نماز مغرب مدرسہ عربیہ اسلامیہ، بعد نماز عشاء مکی مسجد ۱۲/اپریل بعد عصر خاتم النبیین مسجد بعد نماز مغرب امیر معاویہ میں بیان اور اعلانات کئے۔ مدرسہ انوار الصحابہؓ، جامعہ ادارۃ المعارف، مدرسہ عارف العلوم اور علاقہ کی دیگر مساجد میں ائمہ کرام کی طرف سے بھرپور اعلانات ہوئے، مولانا سلطان محمد، مولانا خالد محمود، مولانا عبدالسمیع نے تمام مدارس کے حضرات کو پروگرام میں شرکت کی بھرپور دعوت دی۔

۱۳/اپریل اسکاؤٹ کالونی:

سیرۃ خاتم الانبیاء کانفرنس بعد نماز عشاء بلال مسجد (قبرستان والی) روڈ پر ہوئی۔ پروگرام کا آغاز حافظ عبداللہ کی تلاوت اور حمد ونعت سے ہوا، بعد ازاں پاکستان کے معروف ومشہور مداح ل مولانا حافظ اشفاق احمد نے حمد باری تعالیٰ اور نعت پیش کی۔ ان کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد کا بیان ہوا۔

قاضی صاحب نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت میں امت مسلمہ کی وحدت کا راز مضمر ہے۔ سوا چودہ سو سال سے کبھی بھی امت اس عقیدے کے بارے میں دورائے کا شکار نہیں ہوئی، اس پُرفتن دور میں بلائیں بھیس بدل بدل کر اسلام کی حسین و جمیل عمارت پر حملہ آور ہو رہی ہے۔ آج ضروری ہے ہم میں سے ہر ایک ختم نبوت کا محافظ اور داعی بنے۔

جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما مولانا قاضی منیب الرحمن نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ آج پوری کفریہ طاقتیں مل کر امت مسلمہ کے افراد کو دنیا کی لالچ دے کر ان کے ایمان کو سلب کرنے کی کوششوں میں مصروف عمل ہیں۔ نوجوان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی خاطر، ختم نبوت کے پیغام اور لٹریچر کو لے کر اس تحریک کا حصہ بن کر اپنی آخرت کو بنانے کے لئے، حکمت وبصیرت کے ساتھ کونے کونے میں پھیل کر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کا پہرہ دیں۔ ان کے بعد مولانا سلطان محمد نے قراردادیں پیش کیں، آخری خطاب مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ کا ہوا۔ حضرت نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ آئین پاکستان میں ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو ہونے والی دوسری آئینی ترمیم جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ ذوالفقار علی بھٹو کے دور کا حسین کارنامہ ہے۔ امریکا اور یورپ آصف علی زرداری پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ بھٹو دور میں ہونے والی اس آئینی ترمیم کو ختم کیا جائے، اگر یہ ترمیم ختم کی گئی تو پیپلز پارٹی کو ۱۹۷۷ء سے بڑی تحریک کا سامنا کرنا پڑے گا، مولانا نے کہا کہ بھٹو کیس میں قادیانیوں کو شامل تفتیش کیا جائے، کیونکہ مسعود محمود جو ایف ایس ایف کا چیئرمین تھا، جس کی اکلوتی گواہی پر ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دی گئی وہ قادیانی تھا، لہٰذا قادیانی جماعت کو اس کیس میں شامل تفتیش کیا جائے۔ کانفرنس کی صدارت امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ کر رہے تھے اور نقابت کے فرائض راقم نے انجام دیئے۔

۱۴/اپریل جامعہ اشرف المدارس:

صبح ۱۱ بجے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، قاضی احسان احمد اور راقم الحروف کے ہمراہ جامعہ اشرف المدارس تشریف لے گئے، وہاں حضرت مولانا حکیم محمد مظہر مدظلہ سے ملاقات ہوئی، حضرت والا کو جماعتی کارگزاری سنائی حضرت نے خوب دعاؤں سے نوازا اور شفقت بھرے انداز میں وفد کو رخصت کیا۔

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن:

۱۴/اپریل بعد نماز عصر حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، قاضی احسان احمد، محمد انور رانا کے ہمراہ بنوری ٹاؤن تشریف لے گئے، جہاں نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ العالی سے ملاقات ہوئی ملاقات میں جماعتی امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔

نصیر آباد فلاح مسجد:

اسی روز بعد نماز عشاء شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی جامع مسجد فلاح، نصیر آباد میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز

طالب علم حافظ سیف الرحمٰن کی تلاوت سے ہوا، بعدازاں جناب عتیق الرحمٰن، اور مداح رسول حافظ اشفاق احمد نے حمد ونعت پیش کی۔ اس کے بعد حضرت مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ کا بیان ہوا۔ حضرت نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کی حفاظت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہرہ داری ہے۔ حضرت نے کہا کہ جو آلِ رسول سیّد گھرانے کی آبرو کا لحاظ رکھے تو اس کو آخرت میں نجات کا پروانہ ملتا ہے، سیّد گھرانے کی عزت کا لحاظ کرنے پر ایک ''جنید پہلوان'' وقت کا ''جنید بغدادیؒ'' بن گیا، جو سیّدوں کے سردار خاتم الانبیاء کی عزت وآبرو کا لحاظ رکھے گا تو اس کا کیا مقام ہوگا؟ بعدازاں صاحبزادہ شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی کا بیان ہوا۔ حضرت نے کہا کہ ہم ختم نبوت کا اعزاز کسی کو استعمال کرنے نہیں دیں گے۔ جس طرح کسی شخص کو کہا جائے کہ شناختی کارڈ میں اپنے والد کی جگہ میرا نام لکھ دو تو وہ اسے برداشت نہیں کرے گا، اسی طرح کوئی قادیانی مرزا کو محمد کہے ہم بھی برداشت نہیں کریں گے۔ اس کے بعد مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا بیان ہوا۔ حضرت نے کہا قادیانیت کا فتنہ اتنا خطرناک تھا کہ اللہ رب العزت نے اس فتنہ کے آنے سے پہلے ہی اولیاء اللہ کے دل میں القاء کر دیا تھا، چنانچہ سیّد الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کو حکم دیا کہ ہندوستان جاؤ ایک فتنہ اٹھنے والا ہے، تمہاری موجودگی سے وہ فتنہ کامیاب نہیں ہوگا، بعد میں آپؐ خواب میں پیر صاحب کو آئے اور کہا، آپ آرام سے سے بیٹھے ہیں اور مرزا غلام قادیانی میری احادیث کو الحاد کی قینچی سے کتر رہا ہے الحمدللہ! تمام اکابرین نے متحد ہو کر اس فتنہ کا تعاقب کیا، اگر آج بھی متحد ہو کر تعاقب جاری رہا تو قادیانیت کا وجود ہی ختم ہو جائے گا۔ دعا امیر کراچی مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ نے کرائی اور نقابت کی ذمہ داریاں راقم نے نبھائی۔

۱۵/اپریل، ریاض مسجد:

ریاض مسجد ڈی ایم ایس سوسائٹی میں حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ نے جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے عقیدہ ختم نبوت پر خطاب کیا۔ حضرت نے کہا عقیدہ ختم نبوت کے لئے قرآن کی سو آیتیں اور ۲۱۰ احادیث مبارکہ موجود ہے، ختم نبوت کا منکر درحقیقت آیات قرآن اور احادیث مبارکہ کا منکر ہے۔ نبوت کا دعویٰ کرنا العیاذ باللہ، اللہ رب العزت کے کلام اور جناب محمد رسول اللہ کی احادیث کو مشکوک بنانے کے مترادف ہے۔

۱۵/اپریل، بلدیہ ٹاؤن:

۱۵/اپریل ۲۰۱۱ء جامع مسجد حذیفہؓ سیکٹر 9/E-1 سعید آباد بلدیہ ٹاؤن میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کی تیاری کے لئے بلدیہ ٹاؤن کے علماء نے بہت محنت کی، کانفرنس کی تیاری اس ترتیب سے کی گئی۔ اس کی رپورٹ مجلس کے مبلغ مولانا عبدالحی مطمئن نے تیار کی جو پیش خدمت ہے:

۲۵/مارچ کو جامع مسجد حذیفہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب فرمایا، بعد نماز جمعہ ۳ بجے اسی مسجد میں مولانا قاضی امین الحق کی زیر صدارت کانفرنس کی تیاری کے لئے اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں مولانا قاضی احسان احمد، مفتی فیض الحق، قاری امین الدین ہزاروی، مولانا محمد اعجاز، مولانا سراج محمد اختر، مولانا قاری محمد عابد، قاری محمد ساجد، راقم الحروف، حافظ فخر الدین رازی، اور دیگر کئی حضرات نے شرکت کی۔ مولانا سعید الرحمٰن نے میزبانی کے فرائض بخوبی سرانجام دیئے۔ اجلاس میں پروگرام کی تیاری کے لئے پانچ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی، جن کے نام درج ذیل ہیں: مولانا مفتی فیض الحق، مولانا محمد اعجاز، مولانا سعید الرحمٰن، مولانا قاضی امین الحق اور راقم الحروف۔ ارکان کمیٹی کا اجلاس ۴/اپریل بروز پیر بعد نماز مغرب جامعہ تعلیم القرآن جامع مسجد عثمان غنیؓ میں مولانا مفتی فیض الحق کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں علاقائی علماء کرام، ائمہ مساجد اور مہتممین سے وفد کی صورت میں ملاقات کرنا طے ہوا، اسی طرح حلقہ بلدیہ ٹاؤن اور اتحاد ٹاؤن کی مساجد میں کانفرنس میں شرکاء کی شرکت کے حوالے سے بیانات کرنے کے لئے درج ذیل حضرات علماء کرام نامزد کئے گئے جو مختلف مساجد میں بیانات کریں گے: مفتی فیض الحق، مولانا محمد اعجاز، مولانا سعید الرحمٰن، مولانا قاری سیّد شاہ حیدری، مولانا سراج محمد اختر، مولانا نور الباقی، مولانا نور رحیم، راقم۔ فیصلہ کے مطابق مولانا مفتی فیض الحق، مولانا سعید الرحمٰن، مولانا نور رحیم، سیّد محمد شاہ اور راقم پر مشتمل وفد نے ۶/اپریل بروز بدھ نماز عصر تا بعد عشاء مولانا محمد اسحاق (امام جامع مسجد ارقم)، مولانا عبدالخالق (امام جامع مسجد صدیق اکبرؓ)، مولانا عنایت اللہ پراچہ (امام جامع مسجد خالد بن ولیدؓ، نائب امام جامع مسجد فاروق اعظمؓ) مولانا قاری سیّد شاہ حیدری (امام جامع مسجد عائشہؓ)، مولانا عبدالقیوم قاسمی (مدیر جامعہ معارف اسلامیہ)، مولانا شیر علی (استاذ جامعہ دارالعلوم الصفہ)، مولانا علی سیّد (مدیر جامعہ عمرؓ)، قاری عنایت اللہ (نائب امام جامع مسجد فاروق اعظمؓ)، مولانا محمد حسین (امام جامع مسجد روحانی)، مولانا عبدالجلیل (امام جامع مسجد فاروق اعظمؓ)، مولانا محمد بلال (امام جامع مسجد ماریہؓ)، مولانا عبدالرحمٰن (امام جامع مسجد حوا) اور مولانا قاری محمد ساجد (امام جامع مسجد بابری) سے ملاقات کی اور انہیں کانفرنس کی کامیابی کے لئے کوشش کرنے پر اور شرکاء کی حاضری کو یقینی بنانے کے لئے پابند کیا۔

۷؍اپریل بروز جمعرات عصر تا عشاء دو ارکان کمیٹی نے مشترکہ طور پر مولانا حسن علی خان (مدیر مدرسہ قاسمیہ)، مولانا عبدالقدوس (امام جامع مسجد قباء نیول کالونی)، قاری سرفراز (امام جامع مسجد عثمانیہ)، مولانا قاری عبدالخالق (امام جامع مسجد مدثر)، مفتی امداد اللہ جمیل (امام و خطیب جامع مسجد ہادی عالم) اور مولانا عبدالمجید (مدیر جامعہ عثمانیہ) سے ملاقات کرکے انہیں بھی کانفرنس کے حوالے سے تیاری کی بھرپور دعوت دی جس پر انہوں نے دل و جان سے اس کو قبول کیا۔ نیز مدرسہ محمودیہ، جامع مسجد نمرہ نیول کالونی، جامع مسجد بیت المکرم، جامع مسجد صدیق اکبرؓ، ... باب الاسلام، جامع مسجد امیر حمزہؓ، جامع مسجد رقیہؓ، جامع مسجد بلالؓ اور جامع مسجد کریمی کا بھی دورہ کیا اور موقع پر موجود ذمہ دار احباب کو ذمہ داری نبھانے اور اس کام کو بخوبی انجام دینے کی طرف ترغیب دی۔

۸؍اپریل بروز جمعہ بعد نماز مغرب قائم خانی میں واقع جامع مسجد محمد بن قاسم کے اجلاس میں بھی دو ارکان کمیٹی نے شرکت کی اور صدر اجلاس ڈاکٹر عطاء الرحمٰن خان میزبان اجلاس مولانا محمد اعجاز سمیت دیگر حضرات سے بھی کانفرنس کی کامیابی کے لئے اپیل کی۔ جس کو انہوں نے اپنی سعادت سمجھتے ہوئے نہ صرف یہ کہ قبول کیا بلکہ عملاً جدوجہد میں بھرپور حصہ لینے کا عزم کیا۔

۱۰؍اپریل بروز اتوار مدرسہ قاسمیہ میں ہونے والے اجلاس میں بھی رکن کمیٹی مولانا سعید الرحمٰن نے شرکاء اجلاس سے کانفرنس کی کامیابی کے لئے جدوجہد کی درخواست کی اور انہیں دعوت نامے دیئے۔ ارکان کمیٹی کے اجلاس میں طے ہونے والے دوسرے فیصلے کے تحت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے ۱۱؍اپریل بروز پیر بعد نماز ظہر (جامع مسجد رحمانیہ) بعد نماز عصر (جامعہ عمرؓ) بعد نماز مغرب (جامعہ عثمانیہ احیاء العلوم سعید آباد) میں عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت و اہمیت پر بیان کیا، اسی دن ظہر کے بعد مولانا مفتی فیض الحق، مولانا سعید الرحمٰن، راقم الحروف اور سید محمد شاہ سمیت مولانا قاضی احسان احمد نے وفد کی صورت میں جامعہ دارالعلوم الصفہ سعید آباد کے مدیر مولانا حق نواز نائب مدیر مولانا مفتی محمد زبیر حق نواز، جامعہ ندوۃ العلوم سعید آباد کے ناظم مولانا محمد اشفاق اور دیگر علماء کرام سے بھی ملاقات کی اور انہیں کانفرنس کے حوالہ سے تعاون کرنے اور کامیابی کے لئے دعاؤں کی درخواست کی۔

مساجد میں بیانات کی ترتیب:

مولانا مفتی فیض الحق نے اتوار ۱۰؍اپریل بعد نماز ظہر جامع مسجد ارقمؓ، بعد نماز عصر جامع مسجد روحانی اتحاد ٹاؤن، بعد نماز مغرب جامع مسجد امیر حمزہؓ۔ ۱۱؍اپریل بعد نماز مغرب جامع مسجد خالد بن ولیدؓ، بعد نماز عشاء جامع مسجد عثمان غنیؓ اتحاد ٹاؤن، بروز منگل ۱۲؍اپریل بعد نماز عصر جامع مسجد باب الاسلام، بعد نماز مغرب جامع مسجد جدہ میں بیانات کئے، سامعین کو عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق آگاہ کرتے ہوئے کانفرنس میں شرکت کی بھرپور دعوت دی۔

مولانا نورالباقی نے ہفتہ ۹؍اپریل بعد نماز عصر جامع مسجد کریمی، بعد نماز مغرب جامع مسجد بخاری، بعد نماز عشاء جامع مسجد بلال، ۱۰؍اپریل بروز اتوار بعد نماز عصر جامع مسجد محمدی، بعد نماز مغرب جامع مسجد اللہ والا اتحاد ٹاؤن، بدھ ۱۳؍اپریل بعد نماز مغرب جامع مسجد بلالؓ میں بیانات کئے اور دیگر کئی مساجد میں ائمہ سے اعلان کروائے۔ تمام علاقہ تحفظ ختم نبوت کی صداؤں سے گونج اٹھا اور ہر طرف یہی صدائے بازگشت سنائی دے رہی تھی: ختم نبوت زندہ باد، ختم نبوت زندہ باد۔

مولانا محمد اعجاز نے منگل ۱۲؍اپریل بعد نماز عصر جامع مسجد الحرمین، بعد نماز مغرب جامع مسجد اقصیٰ جامع مسجد زکریا، جامع مسجد علی المرتضیٰؓ، بعد نماز عشاء جامع مسجد حسنین، جامع مسجد اللہ اکبر، بدھ ۱۳؍اپریل بعد نماز عصر جامع مسجد عرفات، جامع مسجد عمر فاروقؓ، جامع مسجد وودیہ اتحاد ٹاؤن بعد نماز مغرب جامع مسجد ہادی عالم، جامع مسجد ابوہریرہؓ میں کانفرنس کے اعلانات کروائے۔

مولانا قاری سید شاہ حیدری نے منگل ۱۲؍اپریل بعد نماز عصر مدرسہ محمودیہ، بعد نماز مغرب جامع مسجد قبائل، بدھ ۱۳؍اپریل بعد نماز عصر جامع مسجد معراج مصطفیٰ، بعد نماز مغرب جامع مسجد توحید، بعد نماز عشاء، جامع مسجد فاروق اعظمؓ میں بیانات

مبلغین ختم نبوت کی خدمت میں ضروری گزارش

☆...... تمام مبلغین و جماعتی احباب سے گزارش ہے کہ اپنے علاقہ کی تبلیغی سرگرمیوں، ختم نبوت پروگراموں، اصلاحی خطابات و بیانات کی تفصیل اور رپورٹ جلد از جلد ارسال کرنے کا خاص اہتمام کریں۔

☆...... پروگراموں کے مقامات اور شخصیات کے نام واضح اور صاف تحریر فرمائیں۔

☆...... تحریر ایک سطر چھوڑ کر لکھی جائے۔ لائنوں والا کاغذ استعمال کیا جائے۔

☆...... کم از کم پہلا صفحہ جماعت کے لیٹر پیڈ پر لکھا جائے۔

☆...... رپورٹ پر مقامی مبلغ یا کسی ذمہ دار کے دستخط ضرور ہونے چاہئیں۔

☆...... اپنے مضامین، رپورٹیں اور جماعتی سرگرمیاں ایڈیٹر ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے نام ارسال کی جائیں۔

کئے۔ اسی طرح دیگر مساجد میں اعلانات کروائے۔

مولانا سراج محمد اختر نے منگل ۱۲/اپریل بعد نماز ظہر جامع مسجد عمر بن خطابؓ، بعد نماز عصر جامع مسجد رقیہؓ، بدھ ۱۳/اپریل بعد نماز عصر جامع مسجد خیبر، بعد نماز مغرب جامع مسجد ماریہؓ، ۱۵/اپریل جامع مسجد عثمان غنیؓ میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کیا۔

مولانا سعید الرحمٰن نے بدھ ۱۳/اپریل بعد نماز مغرب جامع مسجد بلالؓ، جمعرات ۱۴/اپریل بعد نماز عصر مدرسہ قاسمیہ، بعد نماز مغرب جامع مسجد باب الاسلام، بعد عشاء جامع مسجد مدثر میں بیانات کروائے۔

راقم الحروف نے ۱۱/اپریل بروز پیر بعد نماز مغرب جامع مسجد خالد بن ولیدؓ، منگل ۱۲/اپریل بعد نماز مغرب جامع مسجد فاروق اعظمؓ، جمعرات ۱۴/اپریل بعد نماز مغرب جامع مسجد مدنی، بعد عشاء جامع مسجد روحانی میں بیانات کئے۔

مولانا نور رحیم نے ۱۱/اپریل بروز پیر بعد نماز عشاء جامع مسجد بابری، منگل ۱۲/اپریل بعد نماز فجر جامع مسجد عائشہؓ میں بیان کیا۔ الحمدللہ کانفرنس کی تیاری کے لئے تقریباً ۵۰ مساجد و مدارس میں بیانات، اعلانات اور علماء و مہتممین حضرات سے ملاقاتیں کی گئی۔

اللہ تعالیٰ ان تمام کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرماکر پوری امت محمدیہ کو اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وحرمت پر مر مٹنے اور دشمنان نبی قادیانیوں سے نفرت و بیزاری اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

۱۵/اپریل حذیفہ مسجد:

۱۵/اپریل بعد نماز عشاء حذیفہ مسجد سیکٹر 9 میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز قاری محمد عامر کی تلاوت سے ہوا۔ حمد و نعت شہر کراچی کے مشہور معروف نئے ابھرتے ہوئے نعت خواں حافظ محمد اسماعیل نے پیش کی۔ مدیر جامعہ عثمانیہ احیاء العلوم سعید آباد کراچی مولانا عطاء الرحمٰن رحمانی نے اپنے بیان میں کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام صفات وکمالات میں امتیازی شان رکھتے ہیں، انہی امتیازی صفات وکمالات میں سے ایک ختم نبوت کی صفت بھی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا، اللہ تعالیٰ نے اسے ذلیل و رسوا کیا ہے۔ منکرین ختم نبوت نے اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لئے قرآن کریم کی کئی آیات میں تحریف کی ہے۔ کراچی کے ہر دل عزیز خطیب مولانا قاضی منیب الرحمٰن نے اپنے بیان میں کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت شان اس سے بھی ثابت ہوتی ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا ہے۔ جب اس وقت کے دشمنوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نرینہ اولاد نہ ہونے کا طعنہ دیا تو، اللہ رب العزت نے جواباً سورۂ کوثر نازل فرمائی اور سورۂ احزاب کی آیت ختم نبوت نازل فرماکر دشمنوں کے منہ پر تالا لگادیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے وہ عظیم صفات عطا فرمائی، جس کے تصور سے بھی انسان حیران رہ جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم محبت و الفت، ہمدردی، بھائی چارگی اور امن کا پیغام دینے کے لئے دنیا میں مبعوث ہوئے تھے، لیکن افسوس کہ اسی نبی کے امتی آج اپنے محبوب پیغمبر کے پیغام کو بھلا رہے ہیں۔ بعدازاں مبلغ ختم نبوت مولانا توصیف احمد نے قرارداد پیش کیں۔

مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ وراہنما استاذ العلماء حضرت مولانا اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ نے اپنے مخصوص انداز میں کہا کہ محافظین ختم نبوت کو اللہ تعالیٰ نے ہر قدم پر سرفراز فرمایا اور منکرین کو ہر موڑ پر ذلت ورسوائی اٹھانا پڑی۔ مسلمانوں نے ہر وقت فتنۂ قادیانیت سے امت مسلمہ کو آگاہ کیا ہے اور ان سے بیزاری اختیار کی ہے۔ آج بھی مسلمان قادیانیوں کو اپنی صفوں میں جگہ دینے کے لئے ہرگز تیار نہیں، لیکن ہم قادیانیت کو دعوت اسلام دیتے ہیں اور یہ

شیزان کمپنی نے ایک نیا مشروب اسپیڈ انرجی ڈرنک بھی متعارف کرایا: مولانا عبدالحی مطمئن

کراچی.... ۲۲/اپریل ۲۰۱۱ء جامع مسجد اولیاء، پختون آباد، قائد عوام کالونی اور اورنگی ٹاؤن میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے بیان کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحی مطمئن نے کہا کہ حق وباطل کی کشمکش روز اول سے چلی آرہی ہے، آج باطل کی صفوں میں جہاں اور کئی دشمنان اسلام موجود ہیں، وہاں اسلام دشمنی میں قادیانی بھی پیش پیش ہے، جو مسلمانوں کو علاج معالجہ، راشن، قرضہ، کاروبار، لڑکیوں اور دیگر کئی ذرائع سے گمراہ کرکے دوزخ کا ایندھن بنانے کی کوشش کررہے ہیں، لیکن کوئی بھی عقلمند انسان موت تک کی عارضی زندگی کی خاطر موت کی بعد والی دائمی زندگی کو تباہ و برباد کرنے پر تیار نہیں ہوسکتا تو کوئی بھی مسلمان اس گھاٹے کی سودا پر کیسے تیار ہوسکے گا؟ ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن مجید کی کسی بھی ایک آیت کا منکر کافر ہے تو جو شخص سو آیات سے ثابت ہونے والے عقیدہ کا انکار کرے وہ کیسے مسلمان رہ سکتا ہے، دھوکا دہی، غلط تشریحات، منگھڑت تفسیریں، مکروفریب، بے بنیاد فارمولے اور مزین جھوٹ کے ذریعہ مسلمانوں کو بہکانا، کافر بنانا قادیانیت کا وطیرہ رہا ہے اور آج بھی وہ اسی روش پر چل رہے ہیں۔ قادیانیت کے خاتمے کے لئے جہاں ان کے کفریہ عقائد کو سمجھنا ضروری ہے، اسی طرح ان کے شیزان کمپنی کی مصنوعات سے بائیکاٹ کرنا بھی ضروری ہے۔ یاد رہے کہ شیزان کمپنی نے ایک نیا مشروب اسپیڈ انرجی ڈرنک کے نام سے بھی متعارف کرایا ہے، اگر تمام مسلمان شیزان کمپنی کی مصنوعات سے بائیکاٹ کرلیں تو عنقریب قادیانیت اپنی موت آپ مرجائے گی۔

کہتے ہیں کہ قادیانی اگر اپنے کفریہ عقائد سے بے زار ہوکر دین محمدی میں داخل ہونے کے لئے تیار ہو جائیں تو ہم انہیں گلے لگانے کے لئے تیار ہیں۔ بیان کے بعد پروگرام حضرت کی خصوصی دعا سے اختتام پذیر ہوا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض راقم الحروف نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کی صدارت حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کر رہے تھے۔ مذکورہ حضرات کے علاوہ قاضی احسان احمد، ڈاکٹر عطاء الرحمن خان، قاری امین الدین ہزاروی، مولانا قاری محمد عابد، مولانا امداد اللہ جمیل، مولانا سیف اللہ جمیل، مولانا مفتی فیض الحق، مولانا سعید الرحمن، مولانا قاری سید شاہ حیدری، مولانا نور رحیم، مولانا سراج محمد اختر اور مولانا محمد زاہد شریک ہوئے۔ اسکاؤٹ کالونی، فلاح مسجد اور اس پروگرام میں مذکورہ قراردادیں پیش کی گئیں۔

قراردادیں:

☆......سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک خداداد پاکستان میں اسلامی قانون نافذ کیا جائے۔

☆......ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ فرانس میں مسلمان خواتین کے حجاب استعمال کرنے پر پابندی لگانے پر فرانس سے حکومت پاکستان سفارتی تعلقات ختم کرے۔

☆......قرآن کی بے حرمتی کرنے والے ممالک کے خلاف بین الاقوامی سطح پر احتجاج کیا جائے۔

☆......ملک عزیز میں اسلامی مملکت سعودی عرب کے خلاف بنائی جانے والی فضا کو فوری طور پر بند کرایا جائے۔

☆......قادیانیوں اور مرزائیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

☆......حیدرآباد جیل میں توہین رسالت کے مقدمے میں گرفتار شیخ سکندر کی رہائی کے لئے سرگرم وزیر اہل بلتستان مہدی علی شاہ پر حکومت کی طرف سے سخت ایکشن لیا جائے اور گستاخ رسول کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ سامعین نے ہاتھ اٹھا کر ان قراردادوں کی تائید کی۔

جامعۃ الصالحات:

۱۶/اپریل بروز ہفتہ صبح ۱۱ بجے حضرت مولانا مفتی اکرام الرحمن مہتمم جامعۃ الصالحات اور مولانا جاوید جعفرانی ناظم مدرسہ ہذا کی دعوت پر حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد کے ہمراہ جامعۃ الصالحات گئے۔ جہاں پر حضرت شجاع آبادی مدظلہ نے مدرسہ کی طالبات سے عقیدۂ ختم نبوت، حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول اور مہدی علیہ الرضوان کے ظہور جیسے اہم عقیدوں پر مختصر، مدلل اصلاحی خطاب کیا۔

عائشہ صدیقہ مسجد:

۱۶/اپریل ہفتہ عصر کی نماز حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے منظور کالونی جامع مسجد عائشہ میں ادا کی اور بعد نماز عصر بیان کیا، حضرت نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بعثت انا والساعۃ کھاتین" جس طرح شہادت اور درمیان والی انگلی ملی ہوئی ہے، اسی طرح میں اور قیامت ملے ہوئے ہیں، اب میرے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں ہوگا۔

فاروق اعظم مسجد:

نماز مغرب جامع مسجد فاروق اعظم میں ادا کی، حضرت مولانا قاری اللہ داد مدظلہ سے ملاقات ہوئی، بعد نماز حضرت نے سامعین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح ہم اپنی جان، مال جائیداد گاڑی، زمین کی حفاظت کرتے ہیں، اسی طرح ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت آبرو اور آپ کی ختم نبوت کا تحفظ کریں، ختم نبوت کا کام شفاعت محمدی کے حصول کا ذریعہ ہے، اس کے بعد جامعہ مصباح العلوم محمودیہ تشریف لے گئے، جہاں حضرت مولانا حافظ عبدالقیوم نعمانی مدظلہ سے ملاقات ہوئی اور جماعتی امور پر گفتگو ہوئی۔

آج کے حفاظ کل حضور ﷺ کی عزت وناموس کے محافظین کا کردار ادا کریں گے: مولانا مفتی احسن راجہ

کراچی... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر انتظام مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ شاہ لطیف ٹاؤن میں ایک عظیم الشان عظمت قرآن کانفرنس بسلسلۂ تکمیل حفظ قرآن کریم منعقد ہوئی۔ جس میں خصوصی خطاب حضرت مولانا مفتی احسن راجہ مدظلہ نے کیا کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، تلاوت قاری راشد عمر مدرس مدرسہ ہذا نے کی۔ مولانا نے اپنے خطاب میں کہا کہ قرآن ہی وہ واحد کتاب ہے جس کی بدولت انسان دنیا میں بھی عزت پاسکتا ہے اور آخرت میں بھی یہی قرآن ہی انسان کے لئے ذریعہ نجات ہے۔ مولانا نے حافظ شہریار کو اوران کے والد صاحب کو اور انتظامیہ کو مبارک باد دی اور کہا کہ آج کے یہ حفاظ انشاء اللہ العزیز کل ختم نبوت کے مجاہد بنیں گے، جو کل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے محافظین کا کردار ادا کریں گے۔ کانفرنس کی صدارت علاقہ کی معزز شخصیت مولانا عبدالماجد منتظم جامعہ احمد المدارس نے کی اور اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا اسحاق مصطفیٰ نگران حلقہ ملیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے دیئے۔ جنہوں نے مدرسہ کا تعارف بھی حاضرین کے سامنے رکھا کہ الحمدللہ! مدرسہ ہذا میں ۲۰۰ کے قریب بچے وبچیاں زیر تعلیم ہیں، جن کی تعلیم وتربیت کے لئے تین اساتذہ کرام صبح وشام مصروف عمل ہیں۔ مدرسہ ہذا میں الحمدللہ! حفظ کی ایک مستقل کلاس ہے، جس میں تیس کے قریب علاقہ کے بچے زیر تعلیم ہیں، مدرسہ ہذا میں الحمدللہ بعد نماز فجر درس حدیث اور بعد نماز عشاء درس قرآن کا سلسلہ بھی قائم ہے جو کہ اہل علاقہ کے علمی ترقی کا باعث ہے۔ کانفرنس کا اختتام مولانا عبدالماجد کی دعا سے ہوا۔

جامع مسجد مدنی کلفٹن:

عشاء کے بعد جامع مسجد کلفٹن میں پروگرام ہوا، پروگرام میں مشہور نعت خواں حافظ محمد اشفاق اور قاضی امان اللہ تشریف لائے، ان دو حضرات نے حمد و نعت پیش کی، اس کے بعد حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا بیان ہوا۔ حضرت نے آیت خاتم النبیین کا شان نزول اور تفصیل بیان کی اور فرمایا کہ امت کے ساتھ آپ کا تعلق نسبی اور حقیقی والد کا نہیں بلکہ آپ امت کے روحانی والد ہیں، اللہ رب العزت نے آپ کی اولاد کی بچپن میں ہی روح قبض کرلی تاکہ ختم نبوت پر حرف نہ آئے، اس لئے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے بلوغت کی حد کو پہنچ جاتے اور ان کو آپؐ کے بعد نبوت دی جاتی تو پھر آپ آخری نبی نہ رہتے اور اگر آپؐ کے بیٹے بڑے ہوجاتے اور حد بلوغت کو پہنچ جاتے تو پھر ان کو نبوت نہ دی جاتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی مجروح ہوتی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کئی انبیاء کی اولاد کو نبوت ملی، مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بچوں کو نہ ملی، اللہ رب العزت کی حکمت کے قربان، بچوں کو بچپن میں اپنے پاس بلاکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو بھی محفوظ فرما دیا اور ختم نبوت کا بھی بول بالا کردیا۔ سبحان اللہ!

جامع مسجد بطحاء:

۱۷ اپریل بعد نماز ظہر بطحاء مسجد میں پروگرام ہوا، تلاوت ونعت حافظ اشفاق احمد نے پیش کی، بعد از حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا بیان ہوا، حضرت نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت آسمان پر زندہ ہیں، اللہ رب العزت نے ان کو یہود کے قتل سے بچانے کے لئے زندہ اٹھالیا اور قرب قیامت اللہ رب العزت ان کو دوبارہ بھیجیں گے۔ ''وانہ لعلم للساعۃ'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں، مگر مرزا نے کہا کہ عیسیٰ انتقال کرچکے ہیں اور ان کی جگہ میں آیا ہوں، اس طرح مرزا نے ہر بات میں قرآن وحدیث کا استہزاء کیا۔

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ:

بعد نماز عصر گلشن اقبال خانقاہ امدادیہ اشرفیہ میں حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر مدظلہ سے ملاقات ہوئی۔ حضرت کی خیر و عافیت پوچھی گئی، حضرت نے کتابوں کے تحائف عنایت کئے اور اپنی مخصوص مسکراہٹ اور دعاؤں سے رخصت کیا۔

جامعہ احسن العلوم:

نماز مغرب جامعہ احسن العلوم میں ادا کی، بعد نماز شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی زرولی خان مدظلہ سے ملاقات ہوئی۔ حضرت نے خوب محبت واکرام والا معاملہ کیا اور آئندہ اپنی جامعہ میں بھی پروگرام رکھنے کا حکم دیا۔

شمیم مسجد دہلی کالونی:

بعد نماز عشاء شمیم مسجد دہلی کالونی میں حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا بیان ہوا۔ حضرت نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ جتنے بھی انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے تمام کو اللہ رب العزت نے عمدہ صفات سے نوازا۔ حضرت نے اوصاف نبوت پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ نبی صادق، بااخلاق، متقی ہوتا ہے، نبی کسی کا شاگرد نہیں ہوتا، نبی پر وحی اس کی زبان میں آتی ہے، وحی لانے والے حضرت جبرائیل علیہ السلام ہوتے ہیں، نبی جائیداد کا وارث نہیں ہوتا، نبی مرد ہوتا ہے۔ اس کے برعکس مرزا کے اندر کوئی بھی صفت نہیں پائی جاتی تھی۔ وہ زانی، شرابی، افیونی، انگریز کا ٹاؤٹ، گل علی شیعہ کا شاگرد تھا، فرشتہ ٹیچی ٹیچی تھا، اس کو انگلش، اردو، پنجابی میں وحی آتی تھی۔ غرض مرزا نبی تو درکنار ایک شریف اور سنجیدہ انسان کہلانے کا بھی مستحق نہیں تھا۔ رب کریم مجلس کی ان تمام کوششوں کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت نصیب فرمائے اور جن حضرات نے بھرپور محنت کی اللہ رب العزت ان کی محنت کو قیامت کے دن شفاعت محمدیؐ کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔ ☆☆☆

امریکا میں سالانہ دو لاکھ افراد کا قبول اسلام

مشہور امریکی میگزین ''نیویارک ٹائمز'' نے یہ انکشاف کیا ہے کہ مذہب اسلام امریکا کے باشندوں میں بڑی تیزی کے ساتھ پھیل رہا ہے اور مختلف قبائل وممالک سے تعلق رکھنے والے افراد اپنے سابقہ ادیان سے اسلام کی طرف منتقل ہو رہے ہیں، ان اسلام قبول کرنے والوں میں ایک بڑی تعداد اسپین، ماسکو وغیرہ کے تارکین وطن کی ہوتی ہے، یہ لوگ امریکی ریاست ''نیوجرسی'' میں رہتے ہیں، اس صوبہ میں ان کی آبادی تقریباً ۳۵ فیصد ہے۔

میگزین نے مزید لکھا ہے کہ زیادہ تر نومسلموں کا تعلق اسپین سے ہوتا ہے اور ان میں بعض ایسے ہوتے ہیں جن کے آباء واجداد اسپین میں مسلمان تھے، بعض رپورٹوں سے یہاں تک اندازہ ہوتا ہے کہ امریکا میں اسپین نژاد دو لاکھ افراد سالانہ حلقۂ بگوش اسلام ہوتے ہیں۔

REGD. NO. SS-160

لائبریری

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

30 واں

سالانہ ختم نبوۃ کورس

نامور علماء و مناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے

ان شاء اللہ

زیر سرپرستی

حکیم العصر محدث دوراں ولی کامل مخدوم العلماء

حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا عبد المجید لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

بتاریخ 7 شعبان ۱۴۳۲ھ بمطابق 9 جولائی 2011

تا

27 شعبان ۱۴۳۲ھ 29 جولائی 2011

✤ کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے ✤ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا ✤ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا۔ ✤ داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

درخواستیں بھیجنے کا پتہ

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ◎ چناب نگر ضلع چنیوٹ

چناب نگر 047-6212611

ملتان 061-4783486